SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, March 03, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five past thirty two minutes in the evening with Mr. Presiding Officer (Mr. Khuda-i-Noor) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویل لکل همزة لمزةo ن الذی جمع مالا و عدده o یحسب ان ماله اخلده o كلا لینبذن فی الحطمة o وما ادرك ماالحطمة o نار الله الموقدة o التی تطلع علی الافئدة o انها علیهم موصدة o فی عمد ممد دة o

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ترجمہ: ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے۔ جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا ۔ ہر گز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا ۔ اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے۔ وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں پر جا لپٹے گی۔(اور) وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے۔ یعنی(آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں۔

و آخرودعوانا عن الحمدو للہ رب العالمین۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Presiding Officer (Mr. Khuda-i-Noor): Question Hour. Dr. Safdar Ali Abbasi , question No.52.

@52. * **Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that arrears are pending under the PL-480 aid programme , if so, the total amount of these arrears and the time by which it will be paid?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Arrears under PL-480 are US$ 56,985, 045.83 (Principal US$ 33,164,948.43 and Interest US$ 23,820,097.50). As per approved minutes of the Paris Club meeting the loans contracted upto 30-9-1997 will be rescheduled and no payments will be made during the period 1-1-1999 to 31-12-2000. The above amount of PL-480 fall under this category. Therefore, this amount will be paid after 31-12-2000.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary?

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir,

وزیر خزانہ صاحب سے میرا سوال ہے جس کے دو حصے ہیں - اس میں PL 480 کے تحت جو USA
wheat کے لئے جو US AID ملتی تھی، loans ملتے تھے اس کا میں نے سوال پوچھا تھا۔ اس
میں بتایا یہ گیا ہے کہ جو arrears built ہوئے ہیں ابھی تک PL 480 کے تحت وہ کوئی
56 million dollars ہیں لیکن اگر وزیر خزانہ صاحب دیکھیں گے تو اس میں 33 million
dollars principal ہے اور ۲۲ ملین ڈالرز interest ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ interest کی یا
تو پھر figure غلط آ گئی ہے ورنہ یہ تو بہت زیادہ interest کی مد میں آپ نے لکھا ہے۔

دوسرا میرا یہ سوال ہے کہ گو کہ یہ کہتے ہیں کہ re-scheduling کے بعد PL 480

@Transferred from the Food, Agriculture and Livestock Division.

جو due payments ہیں وہ 31st December, 2000 تک ہم دیں گے لیکن میری اطلاع کے مطابق PL 480 کے تحت جو گندم ہمیں ملتی تھی وہ اب امریکہ ہمیں نہیں دے رہا۔ تو kindly اگر آپ یہ دونوں سوالوں کا جواب دے دیں۔

Mr. Presiding Officer: Minister for Finance.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman,

جہاں تک معزز ممبر نے interest کا سوال کیا ہے میں یہ figures ذرا update کرنا چاہتا ہوں for the information of the honourable member, the latest figures are sir, 50.224 million dollars and in that the 38.920 million dollars is principal and 21.3304 million is interest or mark-up. That adds upto 50.224 million اس میں چونکہ there was a consolidation period and that consolidation period means that 30th of September, 1997 سے پہلے جو payments ہیں those are now subject to re-scheduling اور وہ normal ہوگا۔ and if there is anything beyond what is called دوسرا جو Paris Club میں یہ طے ہوا ہے کہ consolidation period means کہ جس period میں جتنی payments fall due ہوں گی وہ pay نہیں ہوں گی۔ وہ ہے upto 31st December, 2000 یہ جو انہوں نے یہ لکھا ہوا ہے therefore, this amount will be paid after 31st of December, 2000. یہ after کا لفظ ہے

It does not mean that immediately it will become due. It will have the extended period wherever naturally it will fall within that arrangement of 20 years with 10 years grace and the honourable member's observation about that the interest seems to be high, it is correct. The latest figures which are provided - 21.3304 million of interest and 28.920 of principal. Those are the latest figures.

لیکن interest figure اتنا ہی ہے اس میں چونکہ PL 480 that is used to for a very long period for about around 20 plus years and obviously the interest used to be a much more amount, much bigger amount. For

quite some time PL 480 is not available not only to Pakistan but also to many countries. It is basically like a grant. Because it carries very small rate of interest and it is 25 years or 20 years. so

ابھی یہ available بھی نہیں ہے۔ کافی عرصے سے

we have been using CCC credit for the purchase of wheat which is much period, it is less than two years and PL 480 is no longer available for quite some times.

Dr. Safdar Ali Abbasi: My supplementary is that whether Pakistan would not import wheat under PL 480, at all?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: If it is available, Pakistan will definitely import. My preference would be PL 480 because it is as good as grant It costs a country less than 20%. Because if you work out the net present value of the money which is payable under PL 480, which is heavily concessional loan, then it is the best thing because the net value is 18-20%.

لیکن چونکہ مل ہی نہیں رہی، وہ دے ہی نہیں رہے کسی کو۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ

It may not be possible. The only possibility is of CCC credit right now for wheat.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین، میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے۔ یہ PL 480 بڑی مشہور امریکی امداد ہے۔ اور اکثر ہمارے پاکستان میں اس کو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ پی ایل 480 کے تحت گندم اور جو دوسری چیزیں ہمیں ملتی ہیں یہ امداد کی شکل میں ہیں۔ بلکہ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ اس کی واپسی پاکستانی روپوں کی شکل میں ہے۔ لیکن ابھی جو میں نے اس سوال کے جواب میں دیکھا ہے تو اس کا اتنا بڑا interest, in dollar ہے۔ تو میں وزیر موصوف سے جاننا چاہوں گا کہ PL 480 کی حقیقت کیا ہے، معاہدہ کیا ہے، اور اس کا طریقہ کار اور دوسری ساری چیزوں کی تفصیلات کیا ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب وزیر خزانہ۔

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ PL 480 basically یہ ایک extended period' یعنی اس کے لئے بیس پچیس سال میں repayment ہوتی تھی ۔ لیکن اس میں جو منافع دینا ہوتا تھا وہ آدھا فیصد --- یعنی وہ بڑا concessional rate of interest تھا ۔ اگر آج گندم خریدتے ہیں اور اس پر آدھا فیصد دیتے ہیں اور بیس سالوں میں اس کی ری پے منٹ واپس کرتے ہیں ۔ تو اس کی accountancy term میں جب آپ آج کی value نکالیں گے تو اصل میں اٹھارہ انیس فیصد لوگ واپس کرتے تھے باقی free ہو جاتا تھا ۔ اگر آپ آج گندم خریدیں اور LIBOR plus 1%, 6% پہ interest دیں تو 20% سال میں اگر آپ کو صرف آدھے فیصد پر مل جائے تو اسی لئے لوگ PL 480 کو سمجھتے تھے کہ مفت ہے ۔ یعنی technically واقعی اس کی کوئی 20% real cost کسی ملک کو پڑتی تھی اگر صحیح انٹریسٹ دینا ہوتا ۔ چونکہ وہ بہت سستا ہوتا تھا اس لئے وہ لوگ سمجھتے تھے ۔ مفت نہیں تھا اس پر rate of profit بہت معمولی تھا ۔ آدھا فیصد کے قریب اور اس کی re- payment period بہت لمبی ہوتی تھی ۔ اس لئے لوگ اس کو سمجھتے تھے یہ ایک as good as a grant جیسے مفت ہو ۔ جہاں تک اس کی واپسی کا روپوں میں تعلق ہے چونکہ یہ کبھی بھی یو ایس کے ساتھ روپوں میں واپسی کا PL 480 کے تحت نہیں تھا ۔ کہ یو ایس کو روپے دے سکیں ۔ اگر روپے دے سکیں تو پھر روپیہ ایک convertable currency کی شکل اختیار کر جاتا ہے اور روپے کی انٹرنیشنل ڈیلنگ ضروری ہے ۔ تو اس لئے یہ انتظام کبھی بھی نہیں ہوا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اگلا سوال نمبر ۷۷۔ غلام قادر چانڈیو ۔

@77. * **Mr. Ghulam Qadir Chandio**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names and addresses of the applicants who have applied for the grant of bank loans under the Government self-employment scheme in the District Nawabshah during 1998-99; and

(b) the number, names and addresses of the said applicants to

---

@ *Defered from the 19th February, 1999.*

whom loans were granted and of those whose applications were rejected indicating also the reasons for rejection?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: The information is being collected. As soon as it is received, it will be placed on the table of the House.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کوئی ضمنی سوال۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جی ضمنی یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے اطلاعات جمع کی جا رہی ہیں ۔ کب تک ہم توقع کریں کہ جمع ہوجائیں گی اور ہاؤس میں پیش کی جائیں گی ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب وزیر خزانہ۔

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جناب چیئرمین ' انشاء اللہ

next week or after 10 days the information will be available and will be made it available to the House., Insha Allah.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔جناب وزیر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو self-employment scheme کے تحت اخبارات میں بہت کچھ آ رہا ہے ۔ یعنی خاص کر نوجوان بیروزگار بہت متوجہ ہیں اور وہ فاقہ کشی اور خودکشی پر مجبور ہیں ۔ ان کی دلچسپی بھی ہے کہ یہ قرضہ انہیں ملے ۔ لیکن اس کا طریقہ کار اتنا سخت اورمشکل ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک نوجوان جو خلوص سے بھی لینا چاہے تو اس کے لئے آسانی نہیں ہے ۔ یہ پورے ملک میں ایک مسئلہ بنا ہوا ہے ۔ اگر تو واقعی آپ کی پالیسی روزگار دینے کی ہے تو اس کو آسان اور سہل کب تک بنایا جائے گا ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی وزیر خزانہ۔

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جناب چیئرمین ' جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے ملک میں یہ کافی مسئلہ تھا کہ ایسی سکیموں کو سیاسی طور پر استعمال کیا جاتا رہا اور کافی زیادہ رقوم ماضی میں سمال بزنس کارپوریشن' یوتھ انوسٹمنٹ پروموشن یا آر ڈی ایف سی کا'وہ bad loan ہو گئے۔ کیونکہ اس کی شروعات بھی غلط ہوتی تھی۔ یہ جو گورنمنٹ نے سکیم متعارف کرائی ہے بنیادی طور پر

awareness کے لئے کہ لوگ یعنی demand create کرنا، لوگوں کو بتانا کہ یہ پروفیشن ہے یہ چھوٹے چھوٹے کام ہیں جس میں آپ کر سکتے ہیں اور جو بنکوں کے ساتھ جو انتظامات ہیں وہ یہ نہیں کہ اگر کوئی منسٹر یا کوئی پالیٹیشن اس پر کوئی مہر لگا دے تو اس کو قرضہ مل جائے گا۔ انہوں نے بنکوں میں جاکر اپنی جو conditions ہیں اس کو پورا کرنا ہے conditions کو آسان بنایا گیا ہے کہ مثلاً communal guarantee اگر چار پانچ بندے اس کی guarantee کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد اس کو collateral نہیں ہے تو وہ اس کو loan پھر بھی مل جاتاہے۔ اس کی شرائط آسان ہیں۔ ہر ایک کے لئے available ہے ۔ کوئی پاکستانی جو لینا چاہے لیکن اس سے political intervention کو eradicate کر دیا گیا ہے ۔تو یہ ایک اچھا قدم ہے اور اس پر بینکوں کی ایک ٹوٹل یعنی ان کی اپنی autonomy ہے کہ وہ کتنا، جیسے میں نے عرض کیا آپ کے سوالوں میں جہاں تک مجھے یاد ہے ایک سوال میں، یہ اس کا specific سوال بھی ہے۔ تو انشاء اللہ اس پر مزید تفصیل میں عرض کر دوں گا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ جناب جمیل الدین عالی صاحب ۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی ۔ جناب اسکیم تو بہت اچھی ہے ۔اور اس پر جزوی طور پر عمل بھی بہت بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے ۔لیکن ایک دو باتیں جیسے کہ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب نے کی تھیں ۔ان کی توجہ کے مستحق ہیں ۔بعض بینکوں کی برانچوں میں یہ اصرار کیا جاتا ہے ' درخواست دہندہ سے کہ آپ کوئی اچھی guarantee لائیے جیسے بینک عام loans میں لیا کرتے تھے ۔یعنی یہ ہے کہ پراپرٹی ساتھ ہو۔ اس کی آپ mortgage کرائیں اور اگر goods ہوں تو وہ آپ pledge کرائیں ۔جب کہ شروع میں understanding یہ دی گئی تھی کہ اگر ایک معتبر آدمی کا سرٹیفکیٹ ہوگا ،اگر میں درخواست دہندہ ہوں اور میں ایک ایسے آدمی کی ذاتی guarantee دے سکتا ہوں جو اچھی طرح کہیں employed ہے یا گورنمنٹ کی بات کرتے ہوئے گریڈ and above 17 کا آفیسر ہے ۔اس کو قبول کر لیتے تھے ۔اور ہو یہ رہا ہے کہ گریڈ 17 کے آفیسر سے بھی، جو guarantor ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے GP فنڈز پر lien لگوائیے اس کا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ عالی صاحب آپ کا سوال کیا ہے۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ میں یہ جاننا چاہ رہا ہوں کہ کیا ان کے علم میں یہ بات

آئی ہے کہ guarantor سے اس کی پراپرٹی یا جی پی فنڈ کے اوپر lien یا اس کی پراپرٹی کا جو اگر ویسی ہے، اگر goods ہیں تو pledge اور اگر moveable ہے تو اس کا mortgage طلب کیا جارہا ہے۔ تو اگر ایسا ہے تو جناب اسکیم کا purpose بڑی حد تک defeat ہو جائے گا۔ کیا وزیر خزانہ اس سلسلے میں کوئی وضاحت کر سکتے ہیں ایسی اطلاعات کے متعلق یا کوئی ترمیم فرما سکتے ہیں، لوگوں کی سہولت کے لیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جی منسٹر فار فنانس۔

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جی جناب چیئرمین! جیسے معزز ممبر نے فرمایا کہ بالکل اس میں بڑی سہولت مہیا کی گئی ہے اس اسکیم میں، اور بینکوں نے voluntarily اس کو accept کیا ہے۔ اور اگر کوئی بینک یا برانچ ابھی بھی جو standard procedure اور conditions standard guarantee ہیں اس سے violate کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کی شکایت کرنی چاہیے۔ اگر معزز ممبر کو پتا ہو تو مجھے تفصیل دے دیں۔ لیکن بینکوں نے یہ agree کیا تھا voluntarily basis پر کہ یہ بڑی اچھی اسکیم ہے یہ کئی ملکوں میں بڑی اچھی کامیابی کے ساتھ چلی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک گورنمنٹ کا grade 17 and above کا آفیسر جو ہے وہ خواہ مخواہ میں تو guarantee نہیں دے دیتا۔ اس کو پتا ہے کہ یہ اب میری ذمہ داری بن گئی ہے۔ اس طرح communal gurarantee کا بھی یہی concept تھا تو اگر معزز ممبر کو کوئی specific تفصیل ہو تو مجھے ضرور دیں ہم سٹیٹ بینک کو کہیں گے اس پر وہ investigate کرے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جی محمد زاہد خان۔

جناب محمد زاہد خان ۔ چیئرمین صاحب! معزز منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ ایک چھوٹے سے دیہات میں یا ایک محلے میں جہاں ایک نوجوان بے روزگار ہے، وہاں 17 grade کا آفیسرموجود نہیں ہے۔ تو وہ loan لینے کے لئے کہاں جائے گا کہاں سے رجسٹریشن کرے گا جس کے بدلے آپ اس کو loan دے دیں گے ۔ آپ کے پاس کوئی طریقہ کار ہے اس کو آسان کرنے کا، آپ کہتے ہیں کہ آسان طریقہ ہے تو کیسے آسان طریقہ ہے کیونکہ ایک تو 17 grade آفیسر ڈرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کل ہمارا اگر یہ بندہ پیسے نہیں دے گا تو ہمارے ذمے یہ پیسے ہوں گے ۔ تو پہلے تو وہ دستخط نہیں کرتے دستخط پر راضی نہیں ہوتے لیکن جہاں راضی ہوتے بھی

ہیں تو اگر جہاں آفیسر ہے ہی نہیں، وہاں کے لئے آپ کا کیا پروگرام ہے وہاں پر آپ کیسے لوگوں کو دیں گے۔ یعنی جہاں پر 17grade کا آدمی نہیں ہے وہاں کیسے آپ loan دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یعنی آپ طریقہ کار کے بارے میں پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ آسان کیا ہوا ہے، آسان ہو تو وہ کیسے ہو۔ جی منسٹر فار فنانس۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! چونکہ تقریباً دیہاتوں میں بھی اس میں distance زیادہ ہوتا ہے اردگرد، گرد و نواح میں برانچیں تو ہوتی ہیں مختلف بینکوں کی، سارے بینک یہ اسکیم کر رہے ہیں۔ لیکن وہاں کی جو requirement ہے، جس deep village کی یہ بات کر رہے ہیں وہاں تو بے چارے لاکھوں کی بات ہی نہیں کرتے۔ ان کو تو بھینس کے لئے دس ہزار قرضہ نہیں ملتا۔ ان کو موٹر سائیکل کے لئے پندرہ ہزار کا قرضہ نہیں ملتا۔

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سن لیں پھر دوبارہ کر لیں، پہلے آپ سن لیں۔ ان کی بات سن لیں۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ اگر وہ ان conditions کو پورا کرتے ہیں۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ جی بغیر کسی guarantee کے ہی دے دیں۔ ہم نے ماضی میں دیکھا کہ اس ملک میں قرضے کا کتنا برا حال ہوا ہے اور یہ well thought out سکیم ہے۔ میرا خیال ہے جہاں تک communal guarantee کا تعلق ہے، جہاں تک غریب آدمی کا تعلق ہے جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اور جو انہوں نے بات کی وہ اس میں نہیں آتے۔ وہ لوگ 70 فیصد سے زیادہ ہیں، جنہوں نے آج تک بنکوں کی نہ شکل دیکھی ہے نہ grade 17 کے آفیسر کو مل سکتے ہیں۔ کسی کے پاس سلائی مشین خریدنے کے لئے پیسے نہیں ہیں، کسی کے پاس چھوٹا سا vehicle خریدنے کے پیسے نہیں ہیں، بھینس خریدنے کے لئے پیسے نہیں ہیں، جسے micro credit کہتے ہیں، جو کہ بنگلہ دیش میں اور کئی ملکوں میں بڑا کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ اگر ہم نے غریب آدمی کی مدد کرنی ہے تو micro credit کی اس ملک میں ضرورت ہے اور اس پر ہماری منسٹری کام کر رہی ہے۔ میں نے recently پریس میں اس کی تھوڑی سی تفصیل بھی دی ہے۔ مجھے امید ہے کہ مارچ کے end تک حکومت اس میں 100 million rupees seed money ڈال رہی ہے۔ اس

میں کوئی سیاسی مداخلت نہیں ہو گی ۔ اس کا فنڈ poverty elimination fund یعنی غربت کو دور کرنے کا فنڈ ہے اور جو trust ہو گا اس کے بورڈ پر 20 فیصد حکومت کا کوٹہ ہو گا ، 40 فیصد NGOs کا ہو گا۔ یہ ادارے جا کر کام کریں گے ، بنک نہیں کریں گے ۔ ادارے کریں گے اور ادارے جا کر door to door گھر پہنچ کر ان کو چھوٹے چھوٹے قرضے دیں گے اور اس کا تجربہ بڑا کامیاب ہے ۔ غریب آدمی تو پیسے لے کر ڈوبتا ہی نہیں ہے ۔ ہم اس پر یہ سارا کام کر رہے ہیں اور 90 million dollar قریباً ساڑھے چار ارب روپیہ اگلے دو تین سال میں اس جگہ پر پہنچے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب بشیر احمد مٹہ صاحب۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, with due respect I ask the honourable Minister that all those big loan holders who have become defaulters, they had obtained signatures from very big guns and they have now caused a lot of loss to the country which drunks into billions of rupees.

ایک تو دستخط کے بارے میں یہ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ وزیراعظم صاحب روزانہ لاہور میں appear ہوتے ہیں ۔ یتیم ان کے سامنے آتے ہیں۔ بڑھیا ان کے سامنے آتی ہے۔ Who is wrong, وہ لوگ آتے ہیں۔ کیا باقی ملک میں ایسے لوگ نہیں ہیں کہ وزیراعظم صاحب کی نظر ان پر پڑے ۔ تو یہ جن لوگوں کی بات کر رہے ہیں وہ ہمارے ملک کے لوگ ہیں ۔ اسی زمین کے لوگ ہیں ۔ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو بھینس نہیں خریدنا چاہتے ہیں ' who wants to have a better deal in life, who wants to getpromotion in life. تو آپ ان کو دس ہزار کیوں دیتے ہیں۔ ان کو دس لاکھ روپے دیں۔ ایک طرف لوگ کروڑوں لیتے ہیں۔ ان کو بھی دس ' بیس لاکھ دے دیں۔ وہ دیہات کے لوگ ہیں۔ ان کے لئے انتظام یہ کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب بشیر صاحب آپ کا سوال کیا ہے ۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب ! میرا سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف مہربانی فرمائیں گے کہ دیہات کے لوگ اپنے نمبرداروں سے تصدیق کرائیں جو ان کے لئے available ہیں بجائے اس کے کہ وہ کسی آفیسر کے پاس جائیں جن کو وہ جانتے نہیں ہیں ' جو ان کو اندر نہیں

آنے دیتا - اس کی کیا ضرورت ہے کہ آفیسر سے کرائے - وہ نمبر داروں سے تصدیق کرائے - وہ دیہاتی لوگوں کو جانتے ہیں اور انکی گارنٹی دے سکتے ہیں - اس کا جواب دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی وزیر برائے فنانس۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین صاحب ! اس میں کچھ confusion ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ تو ایڈیشنل سکیم ہے جو میں نے عرض کی ہے لیکن that does not debar کہ گاؤں کے لوگ تین لاکھ یا دس لاکھ نہیں لے سکتے - وہ تو standard condition ہے، کوئی پاکستانی جو conditions fulfil کرتا ہے لے سکتا ہے - رہا اس کا سوال کہ جی دیہاتوں میں انتظام کریں اور وہ 17 گریڈ کے افسر تک نہیں پہنچ سکتے تو communal guarantee کا یہی concept ہے کہ وہاں کے علاقے کے چار، پانچ آدمی گارنٹی دیں - کیونکہ حکومت یہ قرضہ نہیں دے رہی ہے، یہ private sector banks دے رہے ہیں ہیں اور they can not be directed to go and disburse money. The experience of the past has been very bad. Billions of rupees have been lost in Small Business Finance Corporation. یہ ہے standard سوال اور جواب this has standard that there is a legal process which has been followed. If you want to just make mockery of the question hour, you are most welcome but مجھے آپ specific سوال کریں میں حاضر ہوں اور میں کہہ رہا ہوں - ان کا اتنا ہی حق ہے جتنا شہر والے کا ہے - ان سب کو شرائط ایک جیسی پوری کرنی ہیں اور اس میں حکومت کا کوئی عمل دخل نہیں۔ اس میں کسی ایم این اے، کسی سینیٹر یا وزیر کی ضرورت نہیں ہے - یہ ایک voluntary scheme ہے - میرا خیال ہے کہ یہ ایک اچھی بات ہے - ہم اچھی direction میں جا رہے ہیں - ان loans کے معاملات میں سے سیاست کو باہر نکال رہے ہیں۔ Pure professional ہیں، بنک اپنا کام کر رہے ہیں - ان کو اپنا کام کرنا چاہیے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نثار محمد خان صاحب۔

جناب نثار محمد خان۔ شکریہ جناب چیئرمین ! یہ جو غریب آدمی کے لئے loan یا اس کی مدد کے لئے سوال ہے اور شاید میرا سوال وزیر موصوف سے تعلق نہ رکھتا ہو لیکن بشیر خان

مٹ نے ایک گزارش کی کہ یہ جو ہمارے دیہات کے لوگ ہیں ان کی نمبر دار گارنٹی دیں، لیکن میرے خیال میں نمبر دار تیار نہیں ہوگا کہ وہ کسی غریب کی گارنٹی دے کیونکہ recovery پھر نمبر دار ہی سے ہو گی۔میری تجویز یہ ہے کہ زکواۃ فنڈ بھی تو گورنمنٹ کا ایک فنڈ ہے غریبوں کی مدد کے لئے کہ جو غریب ہیں اور جن کو کوئی نہیں دیتا اس سے ان کی مدد کی جائے ، آیا موصوف اس پر غور کریں گے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نثار محمد خان صاحب یہ زکواۃ فنڈ تو اس سے ہٹ کر بات ہے۔ وہ تو قرض نہیں ہوتا ، وہ تو فی سبیل اللہ ایسے ہی غریبوں کو دیا جاتا ہے۔

جناب نثار محمد خان۔ میرا مقصد بھی یہی ہے کہ فی سبیل اللہ ان کو کیوں نہیں دیتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب سرانجام خان۔

جناب سر انجام خان۔ بشیر خان مٹ نے جو نمبر دار کی بات کی میں اس کی پوری تائید کرتا ہوں کیونکہ جو قرضے ڈوب گئے ہیں ان کی وجہ صرف یہی ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس نہ زمین ہوتی ہے اور نہ ان کے پاس کوئی سیکورٹی ہوتی ہے لیکن اگر نمبر دار اس کی تصدیق کرے گا تو اس کو پتا ہو گا کہ یہ مجھے مالیہ یا آبیانہ دیتا ہے ، اس کا کچھ ہے۔ اس طرح حکومت کا پیسہ ، قوم کا پیسہ نہیں ڈوبے گا۔ یہ جو نمبر دار کے institutions ہیں انہیں آپ کو مضبوط کرنا چاہیئے اورجتنی بھی attestations ہیں وہ نمبر دار کے ذریعے ہونی چاہیئں پھر یہ قرضے نہیں ڈوبیں گے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! جہاں تک زکواۃ فنڈ ہے ، آپ نے بھی یہ فرما دیا ، honourable member نے جو کہا ۔ زکواۃ فنڈ کی تو definition قرآن حکیم میں موجود ہے اور اس کو اس طرح قرضے کے لئے نہیں استعمال کیا جا سکتا۔ابھی بھی اس کا جو خرچ ہے وہ اسی definition کے تحت ہے ۔ جہاں تک انہوں نے کہا کہ حکومت کا جو پیسہ ہے وہ نمبر دار یا دوسرے لوگ ، ان کے views بنکوں کو دیئے جا سکتے ہیں لیکن banks اپنا فیصلہ کرنے کے لئے autonomous ہیں۔ ان کی autonomy ان ہی Houses میں approve ہو چکی ہے اور ان کے views جو ہیں وہ دے دیں گے۔ اب وہ نمبر دار کی گارنٹی یا communal گارنٹی دو چار

بندوں کی banks دیکھ لیں گے اور جو اس میں ہوسکے گا وہ ضرور کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میرے خیال میں بہت کچھ ہو گیا ہے۔ جی ظفر صاحب۔

جناب محمد ظفر۔ شکریہ جناب۔ May I have your attention Mr. Minister اب تک کے سوالات اور وزیر صاحب کے جوابات سے جو تھوڑی سی بات واضح ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ جو ہمارے غریب لوگ ہیں، لوگوں سے مراد ہے مرد حضرات، آپ نے ان کی غربت دور کرنے کے لئے یہ اسکیم float کی ہے۔ لیکن وہ خواتین جو بیوہ ہیں یا جن کی شادی نہیں ہو پاتی یا تعلیم حاصل کر کے وہ کوئی مقام حاصل کر لیتی ہیں اور پھر ان کو employment نہیں ملتی اور وہ اپنا کوئی business شروع کرنا چاہتی ہیں، ان کے لئے آپ نے کیا گنجائش رکھی ہے، کس قسم کا پروگرام آپ نے بنایا ہے۔ مرد کے لئے تو آسان ہو گا کہ وہ communal security بھی لے آئے یا گریڈ 17 کا بھی لے آئے۔ ایک بیوہ کے لئے، ایک ایسی بچی کے لئے جو تعلیم حاصل کر کے گھر بیٹھی ہوئی ہے اور کوئی business کرنا چاہتی ہے، اس کے لئے آپ نے کیا رکھی ہیں، کیا facilities دینا چاہتے ہیں یا آپ کے پاس کیا incentives اور attractions ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی وزیر خزانہ صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جہاں تک یہ standard schemes ہیں self employment or small and medium enterprises ان میں ladies اور gents کو ایک جیسی سہولت میسر ہے اور اس سے خواتین بھی افادہ حاصل کر رہی ہیں اور وہ بھی loans لے رہی ہیں۔ جہاں تک یہ micro credit کا تعلق ہے وہ بھی مرد حضرات اور خواتین دونوں کو ان کے door step پر دیئے جانے کے لئے ہے کیونکہ جیسے میں نے عرض کیا کہ بنگلہ دیش میں بڑا کامیاب تجربہ ہے۔ اس کا recovery rate 90% سے زیادہ ہے، گورنمنٹ کا کوئی عمل دخل نہیں ہوگا، گورنمنٹ کے فنڈ ضرور ہوں گے لیکن چلانے والی NGOs کا criteria بڑا سخت ہے selection کا۔ اس میں گورنمنٹ کا کوئی role نہیں ہے، اس کے trust میں گورنمنٹ کا کوئی role نہیں ہے۔ 20% نمائندگی ہے، 40% NGOs ہیں، 40% private sectors ہیں۔ انشاء اللہ جن کو ضرورت ہو گی وہ خواتین دونوں schemes سے فائدہ اٹھا سکیں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب زاہد خان صاحب! میرے خیال میں سوالات وہی

ہیں، تین ضمنی ہو سکتے ہیں لیکن یہ چھ ہو گئے ہیں۔

جناب محمد زاہد خان۔ ایک تو self employment کا بتا دیں کہ کیا مطلب ہے اور اگر اس کا یہ مطلب ہے تو پھر یہی ہے کہ میرا حق ہے کہ مجھے آپ Loan دیں۔

Mr. Presiding Officer: Minister for Finance

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! زاہد خان صاحب honourable Member تو شاید Loan لے کے Identity Card پہ یہ واپس کر دیں گے۔ لیکن بنکوں کا تجربہ بڑا خراب ہے اور یہ ایک فیصلہ قوم کر چکی ہے کہ اب loan disbursement میں سیاست نہیں ہوگی۔ at least ہماری حکومت کا یہ فیصلہ ہے کہ یہ independent, professional اور اسی طرح اس پہ عمل کیا جا رہا ہے self employment کا بالکل یہ مطلب نہیں ہے کہ Identity Card ہو تو وہ تین لاکھ روپیہ جیب میں ڈال کر لے آئیں۔ آپ نے اس کے جو لوازمات ہیں اور بنک سارے آپ کے نہیں ہیں، صرف تین بنک ہیں۔ تیس اور بنک ہیں جو ملک میں کام کر رہے ہیں اور وہ تیس بنکوں کے جو share holders ہیں جو ان کے مالکان ہیں وہ حکومت پاکستان نہیں ہے۔ وہ مختلف لوگ ہیں پاکستانی بھی ہیں اور غیر پاکستانی بھی ہیں۔ اس لئے اس type کی کوئی چیز کہ entitlement یہ ہو کہ میں پاکستانی ہوں اور میرے پاس شناختی کارڈ ہو تو مجھے تین لاکھ روپیہ مل جائے تو وہ ممکن نہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حاجی دلاور خان صاحب۔

حاجی دلاور خان۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ فاٹا بھی پاکستان کا حصہ ہے۔ فاٹا بھی پانچواں بازو ہے پاکستان کا لیکن میں نے سینٹ میں نہیں سنا ہے کہ فاٹا کے لئے کوئی بات ہو رہی ہے یہ قرض اسکیم یا کوئی ٹریکٹر اسکیم یا زکواۃ کی اسکیم، فاٹا کے لئے کچھ پروگرام ہے وزیر صاحب کا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ یہ فرما رہے ہیں کہ فاٹا کے لئے بھی قرض اسکیم ہے یا زکوۃٰ اسکیم ہے یہی فرما رہے ہیں۔ جی جناب اسحاق صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! فاٹا کے لوگ بھی پاکستانی ہیں جو سہولیات

دوسرے ملک کے حصوں میں available ہیں ان کا بھی اتنا ہی حق ہے اوروہ بھی یہ تمام جو اسکمیں ہیں ان سے اسی طرح وہ مستفید ہو سکتے ہیں ۔ کوئی تفریق نہیں ہے۔ کوئی Area specific نہیں ہے یہ province specific نہیں ہے district specific نہیں ہے ہر پاکستانی entitled ہے اس سے فائدہ اٹھانے کا۔

Mr. Presiding Officer: Nex Q No. 81 Moulvi Syed Amir Khan Sahib.

@81. * **Moulvi Syed Ameer Khan:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it has been clarified by the Finance Division vide their O.M. No. F.1(2)-NG-IMP/71, dated 16th February, 1977 that " Promotion means an appointment from one post to another involving assumption of duties or responsibilities for the purpose of F.R. 22 and F.R. 30;

(b) whether it is a fact that Mr. S.R. Malik, Accountant (B-16) Ministry of Local Government and Rural Development, Islamabad and Dr. A.R. Baig, Forest Botanist (B-18) Ministry of Food & Agriculture were granted premature increment by the office of the A.G.P. R. Islamabad on appointment to up-graded post to B-17 and B-19 respectively ; and

(c) whether it is also a fact that Auditor General of Pakistan vide, letter No. 762/ Estt. II/3-C/85 dated 19th June, 1991, approved the grant of premature increment to above named officers but denied the same to Mr. Nazir Ahmad Chaudhry, Finance and Accounts Officer, Senate Secretariat; if so the basis on which the premature increment was not allowed to the said officer?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) Yes.

@ *Deferred from the 19th February 1999.*

(b) Yes. the post of Accountant (BS-16) in Ministry of Local Government and Rural Development, Islamabad was upgraded to B-17 under the designation of Assistant Director and Mr. S. R. Malik was promoted and appointed to the upgraded post from 19-2-90 as personal to him for song as he continued to hold the post. On promotion he was allowed the benefit of premature increment.

Mr. A. R. Baig was also promoted and appointed to the upgraded post of Forest Botanist (BS-19) w.e.f. 31-7-89. He was also allowed the benefit ofpremature increment.

(c) Mr. Nazir Ahmad Chaudhry, Accounts Officer (B-17) has been serving in the Senate Secretariat on deputation as Finance and Accounts Officer (BS-17). The post of Finance and Accounts Officer was upgraded to BS-18 and Mr. Nazir Ahmad Chaudhry was appointed against the upgraded post w.e.f. 30-5-1990.

The Senate Secretariat referred Mr. Nazir Ahmad Chaudhry's case to Auditor General of Pakistan for allowing him the benefit of premature. The Auditor General of Pakistan held that as the post of Finance and accounts Officer was upgraded from BS-17 to BS-18 and Mr. Nazir Ahmad Chaudhry was appointed against it premature increment is not admissible to him. The cases of M/s S.R. Malik and A.R. Baig were not relevant to his case, as in these cases the persons were promoted to the upgraded posts whereas Mr. Nazir Ahmad Chaudhry was appointed against upgraded post.

All the three cases mentioned in the question require in-depth examination in the light of relevant rules. Ministry of finance shall obtain all relevant document for such an examination and further appropriate action

Mr. Presiding Officer: No supplementary. Next Question No. 84 Ghulam Qadir Chandio

81 نہیں ہے ' وہ ہے نہیں ' کسی نے کچھ نہیں کہا اب تو ہو گیا

جناب انور کمال خان مروت۔ جناب چیئرمین 84 کا جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کیا ضمنی سوال ہے۔

جناب انور کمال خان مروت۔ یہ جناب ضمنی نہیں ہے لیکن انہوں نے لکھا ہے کہ

Annexures have been placed on the table of the House and copies have also been provided to the Member. لیکن یہاں پڑھیں ______

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب میرا ضمنی سوال ہے question No.81 پہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر صاحب میں نے پہلے کہہ دیا ہے کوئی بھی نہیں تھا' چلیں 81 پہ آپ کہیں ۔81 میں نے کہا ہے لیکن آپ نے سنا نہیں تھا ۔ مولوی سید امیر خان صاحب کا سوال ہے

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا ضمنی سوال وزیر موصوف صاحب سے یہ ہے کہ جو Officer, Local Government میں تھا اس کو بھی آپ نے increment اور تمام سہولتیں اور مراعات دی ہیں۔ اور جو Food and Agriculture میں ہے اس کو بھی آپنے دی ہیں۔ اور جو سینٹ سیکرٹریٹ میں یہ مراعات جو ان کو ملی ہیں وہ اس کو نہیں مل رہیں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ پالیسی کیا ہے ' طریقہ کار کیا ہے حکومت کا کہ اس سے یہ impression ملتا ہے کہ جس کو مراعات دینا چاہیں وفاقی حکومت ' کوئی بھی حکومت وقت ' وہ اس کو تو دے دیتے ہیں اس کو promotion بھی مل جاتی ہے اور increment بھی سارے مل جاتے ہیں جس کو نہیں دینا ہوتا اس کے لئے ساری رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں ۔ تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا یہ کوئی ایسی پالیسی اپنائیں گے جس سے اگر سہولتیں دینی ہیں تو سب کو ملنی چاہییں ' مراعات دینی ہیں تو سب کو ملنی چاہییں ' اگر promotion ہے وہ بھی سب کو ملے ۔ کیا حکومت اس طرح کی کوئی پالیسی اپنائے گی کہ جو اس آفیسر کے ساتھ promotion کے لحاظ

سے یا increment کے لحاظ سے زیادتی ہو رہی ہے اس کا ازالہ ہو سکے گا۔ جیسے یہ سینٹ سیکرٹریٹ کا ذکر کیا گیا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! انہوں نے بالکل بجا فرمایا۔ جب یہ سوال ایک دو دن پہلے میرے پاس پہنچا تو مجھے بھی یہی لگا کہ یہاں پر بڑی discrimination ہے۔ دو employees اسی category میں fall ہو رہے ہیں اور ایک employee جو سینٹ کا ہے اسے deny کیا جا رہا ہے۔ ہماری فنانس منسٹری نے سینٹ کو لکھا ہے کہ ان صاحب کی فائل ہمیں بھیجیں تاکہ ان کے ساتھ انصاف ہو سکے۔ Prima facie یہ لگتا ہے کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ ہم Auditor General صاحب سے پوچھیں گےاور ان کو انشاء اللہ انصاف ملے گا۔ ابھی ہمیں فائل نہیں ملی، جونہی ملتی ہے ، ہم اس کو دیکھتے ہیں۔ ہم نے 26 فروری کو سینٹ کو لکھا ہے کہ فائل ہمیں بھیج دیں۔

(اس موقع پر اذان مغرب شروع ہوئی)

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for 20 minutes for Maghrib prayers.

(The House was then adjourned for Maghrib prayers for 20 minutes)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی جناب چیئرمین، وسیم سجاد صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی)

Mr. Chairman: Next No. 84. Ghulam Qadir Chandio.

*84. * Mr. Ghulam Qadir Chandio: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names of the Ministries/Divisions/Departments audit of which was conducted by the Director General Audit Federal Government

---

* Deferred from the 19th February, 1999.

Islamabad, separately, during the last ten fiscal years;

(b) the period of Audit;

(c) the period during which Audit was conducted;

(d) the date of issuance of Audit & Inspection Report by the Audit Officer;

(e) the date of receipt of reply from the department concerned;and

(f) the date of printing in Audit report of the Auditor General/Special Audit Report of the Auditor General?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Detailed information regarding names of Ministries/Divisions/Departments audit of which was conducted by the Director General Audit (FG) Islamabad, alongwith period of audit, date of issuance of reports, receipt of reply from the departments and printing of the reports etc. is given as per Annexure A,B,C & D.

(Annexures have been placed on the table of the House and copies have also been provided to the Member)

Mr. Chairman: Any supplementary? Dr. Hayee sahib.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب چیئرمین! آڈیٹر جنرل آف پاکستان ایک بہت بڑا محکمہ ہے اور اس کے ساتھ ایک بہت بڑا سٹاف بھی ہے' جس پر بہت اخراجات ہوتے ہیں۔ مقصد اس کا یہ ہے کہ corruption کم ہو' اس کے اوپر کنٹرول ہو۔ practice میں یہ نظر آ رہا ہے کہ corruption پہلے سے بڑھتی جا رہی ہے' کم نہیں ہو رہی ہے۔ جس مقصد کے لئے یہ ادارہ بنایا گیا تھا' ٹھیک ہے یہ آئینی ادارہ ہے' مگر جو فرائض منصبی اس کے ہیں کہ ملک میں عوام کی دولت کو یہ check کریں control کریں اور متعلقہ departments کو غلط استعمال نہ کریں' misuse نہ کریں' لیکن practice میں یہ نظر آ رہا ہے کہ یہ بہت زیادہ misuse ہو رہا ہے۔ اس corruption کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اس محکمہ کا ہونا یا نہ ہونا عام لوگوں کی فہم میں ایک ہی بات ہے۔

میری یہ گزارش ہو گی کہ اس محکمے کی اصلاح کریں ۔ آپ اس corruption کو کسی بھی معنی میں control کرنے کے لئے ، مجموعی corruption کو control کرنے کے لئے کیا اقدامات کریں گے جس سے ملک کے 14 کروڑ عوام کو تسلی ہو۔

جناب چیئرمین، جی وزیر خزانہ صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار، جناب چیئرمین! جہاں تک honourable member نے یہ کہا کہ اس کا ہونا یا نہ ہونا ایک ہی بات ہے its a constitutional department and they are autonomous in their functioning and I think by and large they are doing good job. باقی رہا معاملہ corruption کا تو وہ ہر سیکٹر میں تھی اور میرا خیال ہے اس میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے۔ وہ اب debateable سوال ہے۔ ان کی بہتری کے لئے یہ عرض کروں کہ 1997-98 onward یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر منسٹری اور ہر ڈویژن کی علیحدہ رپورٹ شائع ہو گی، جو تفصیل پہلے ایک ہی رپورٹ میں آتی تھی، اور لوگوں کو chance نہیں ملتا تھا کہ اس کو اچھی طرح دیکھ سکیں یا اس کو اچھی طرح examine کر سکیں۔ جو ہمارے relevant forums ہیں پارلیمنٹ کے بھی وہ اتنے بڑے volume کو deal نہیں کر سکتے تھے۔ ایک تو اس میں جو positive development ہے کہ 1997-98 onward تمام منسٹری اور ڈویژن کے جو attached departments ہوں گے ان کی separate report شائع ہو گی۔ دوسری یہ کہ اس کا ہونا یا نہ ہونا وہ تو اب پارلیمنٹ پر منحصر ہے کہ it is a constitutional department and I think they are not under the influence of the Federal Government. They are to operate independently and I think they are doing by and large good work.

Mr. Chairman: Thank you, no other question. Next question No. 85. Ghulam Qadir Chandio.

@85. * **Mr. Ghulam Qadir Chandio**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state;

(a) the total number of staff cars in the offices of the Auditor General of Pakistan and Director Genral Audit Federal Government Islamabad,

---

@ *Deferred from the 19th February 1999.*

Separately; indicating also the make

model, engine capacity and purchase price of each; and

(b) the names and designation of the officer who have been provided these cars?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a and b) Number of staff cars with the office of the Auditor General are twenty (20) and with the office of Director General Audit, Federal Government is eight (8). Detailed information regarding make, model, purchase price etc. and the names and designation of the officers who have been provided these cars is at annexures A& B.

Annexure-A

Details of Staff Cars in the
In the office of the Auditor-General of Pakistan

Sr #	Registration Number	Make & Type	Model	Engine Capacity	Purchase Price (in Rupees)		Name & Designation of officer/Dte. Deployed with	Remarks
1	2	3	4	5	6		7	8
1	IDH-7094	Toyota Corolla	1997	1300 CC	Transferred from PIFRA Directorate - World Bank funded project	–	Mr. Manzur Hussain, Auditor-General of Pakistan	--
2	IDG-3929	Suzuki Khyber	1995	1000 CC		325,000	Mr. Khalid Rashid, Dy Ar Gl (RRA), Lahore	--
3	IDG-7825	Suzuki Khyber	1995	1000 CC		304,000	R&D Dte, Ar Gl's Office	Used for duties of Dte not Exclusively allocated to one officer
4	IDH-2162	Suzuki Khyber	1995	1000 CC		304,000	Mr Qamaruddin, Dy Ar Gl (A&C) (Recently transferred)	--
5	IDG-1436	Suzuki Khyber	1994	1000 CC		286,000	Admn. Dte Ar Gl's Office	Used for duties of Dte not Exclusively allocated to one officer
6	IDG-876	Suzuki Margalla	1993	1300 CC	Received from State & Frontier Regions Division through DG Audit for Audit of Non OOP Funds conducted at the request of the Ministry	–	Mr M. Akram Khan Dy Auditor-General (GA) (Recently transferred)	--
7	IDG-3747	Suzuki Khyber	1995	1000 CC	-do-	–	IR&IIR Dte Ar Gl's Office	Used for duties of Dte not Exclusively allocated to one officer
8	IDH-165	Toyota Corolla	1986	1300 CC	-do-	–	Mr. Muhammad Usman Dy Auditor-General (CA&E)	--
9	IDG-4217	Toyota Cressida	1986	2400 CC	Received through the Economic Affairs Divisions at the time of winding up of US Aid in 1995 in addition to some books for the library and used furniture items	–	Protocol Duties	--
10	IDG-1435	Suzuki Khyber	1994	1000 CC		286,000	Inspection Dte Ar Gl's Office	Used for duties of Dte not Exclusively allocated to one officer
11	LOW-4005	Suzuki Khyber	1995	1000 CC		325,000	Mr Munir Ahmed, Dy Ar Gl/OSD (Spl Audit) at Lahore	--
12	LHX-119	Suzuki Swift	1989	1000 CC		207,000	Budget Dte Ar Gl's Office	Used for duties of Dte not Exclusively allocated to one officer
13	RIV-8335	Suzuki Mehran	1995	800 CC	Transferred from office of the DG Audit(DS)	–	Sec Of Spl Committee of PAC	--
14	LOP-5923	Suzuki Van	1989	800 CC		170,000	General Duty Ar Gl's Office	
15	IDF-6205	Suzuki Potohar	1993	1000 CC		431,000	Corporate Audit Dte	Used for duties of Dte not Exclusively allocated to one officer
16	LHY-9035	Toyota Hiace	1989	2400 CC		580,000	Staff Duty	
17	IDG-1431	Suzuki Khyber	1994	1000 CC		286,000	Govt. Audit Dte, Ar Gl's Office	Used for duties of Dte not Exclusively allocated to one officer
18	LHY-9036	Toyota Hiace	1989	2400 CC		580,000	Staff Duty	--
19	IDF-5843	Suzuki Mehran	1993	800 CC		218,000	Establishment Dte	Used for duties of Dte not Exclusively allocated to one officer
20	BUB-8444	Suzuki Potohar	1994	1000 CC	Received from Surplus Pool of the Cabinet Division	–	Revenue Audit Dte	-do-

Annexure-B

Details of Staff Cars in the
Office of the Director General Audit (Federal Government), Islamabad

Sr. #	Registration Number	Make & Type	Model	Engine Capacity	Purchase Price (in Rupees)		Name & Designation of officer/ office deployed with	Remarks
1	2	3	4	5	6		7	
1	IDG -608	Suzuki Khyber	1997	1000 CC	Received from State & Frontier Regions Division for Audit of Non GOP Funds conducted at the request of the Ministry	--	Staff Car deployed with Directorate	Not exclusively allocated to one officer
2	MIA-1222	Toyota Hilux	1992	2800 CC	-do-	--	Operational vehicle - Peshawar office	Used for audit assignments. Not exclusively allocated to one officer
3	IDG-7496	Suzuki Van	1997	800 CC	Provided under approved development project for audit of Social Action Programme	318,000	Operational Vehicle - HQs	Not exclusively allocated to one officer
4	GP-5270	Suzuki Van	1988	800 CC	Transferred from AG Sindh	170,000	Operational Vehicle - Karachi	Used for audit assignments. Not exclusively allocated to one officer
5	SB-142	Suzuki Jeep	1996	1000 CC	Transferred from Surplus Pool of the Cabinet Division	--	Operational Vehicle - HQs	Not exclusively allocated to one officer
6	IDG-4570	Suzuki Jeep	1996	1000 CC	-do-	--	Operational Vehicle - HQs	-do-
7	LHV-439	Suzuki Khyber	1988	1000 CC	Transferred from Auditor-General's office	235,000	Operational Vehicle - HQs	-do-
8	LOB-5957	Suzuki Jeep	1988	1000 CC	Transferred from Auditor-General's office	185,000	Operational Vehicle - Lahore	Used for audit assignments. Not exclusively allocated to one officer

Mr. Chairman: Supplementary question? Syed Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: Sir, my supplementary question is relating to the cars and they had given the details about the cars. But they are all 1000 cc. My question is that is there no car with the Auditor General beyond the power of 1000 cc and 1300 cc. There is only one 1300 cc car in the whole list, which is rather surprising when we see the list. I am in appreciation of that , not critical of that. So, I just need a confirmation, it is too good to be ture, that's why I am seeking the confirmation.

Mr. Chairman: Yes , Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! اگر honourable member annexure-A دیکھیں تو اس میں 1300 cc سے زیادہ کی دو تین گاڑیاں ہیں۔ جی نمبر 9 میں Cresida 2400 cc اس کی تفصیل موجود ہے اور انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ یہ بنیادی طور پر protocol duty کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ جو ٹویوٹا ہائی ایس 2400 cc آئیٹم۔ 16 ' that is again for staff duty and carries more than 8, 10 people اسی طرح نمبر 18 پر ٹویوٹا ہائی ایس ہے۔ لیکن جو گاڑیاں individual use کے لئے ہیں ' وہ بالکل صحیح فرما رہے ہیں' I reconfirm کہ وہ بڑی گاڑیاں are not allowed to be kept any more

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب والا! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو گاڑیوں کا fleet ہمارے پاکستان میں موجود ہے دوسرے ترقی یافتہ ملکوں میں بھی سرکار کے پاس اتنی گاڑیاں نہیں ہیں جتنی ہمارے ملک میں ہیں ہر محکمے کے پاس۔ یہ جم غفیر ہے پورا گاڑیوں کا اور یہ misuse بھی بہت ہوتی ہیں' غلط استعمال ہوتی ہیں۔ لوگ ان کو ذاتی کاموں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ عام حقائق اپنی جگہ پر ہیں۔ کیا یہ اس پر توجہ دیں گے کہ جو fleet گاڑیوں کی ہر محکمے کے پاس ہے' جو ضرورت سے کہیں زیادہ ہے۔ ان کے اخراجات بہت زیادہ ہو جاتے ہیں' ان کی maintenance

وغیرہ پر۔ کیا یہ اس فرسودہ طریقہ کار کو بہتر بنانے کے لیے کچھ کریں گے یا کوئی allowance مقرر کریں گے تاکہ یہ جو گاڑیوں پر عوام کا پیسہ بے جا خرچ ہو رہا ہے اور اس کا misuse ہو رہا ہے اور ناجائز ہو رہا ہے۔ تو کیا حکومت کوئی ایسا طریقہ کار نکالے گی کہ یہ اتنی گاڑیاں رکھنے کا رواج ختم ہو جائے یا کم ہو جائے یا ان بڑی گاڑیوں کی جگہ چھوٹی گاڑیاں رکھ لی جائیں۔ کوئی ایسا طریقہ کار نکالیں جس سے بے جا پیسہ جو سٹیٹ کا ضائع ہو رہا ہے وہ بچ جائے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر خزانہ صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب جہاں تک گاڑیوں کا تعلق ہے ہماری دو سال میں یہی پالیسی رہی ہے کہ نئی گاڑیاں نہ خریدی جائیں اور جو پرانی گاڑیاں ہیں ان کو ہی استعمال کیا جائے۔ جو فالتو گاڑیاں تھیں ان کو surplus pool میں transfer کیا گیا ہے۔ اس کی auction ہوئی اور یہ process جاری ہے۔ اس پہ بالکل ban ہے کہ کوئی محکمہ نئی گاڑیاں خریدے۔ پرانی گاڑیوں کو repair کرکے انہیں استعمال کیا جاتا ہے اور میں ان سے بالکل اتفاق کرتا ہوں کہ اس پہ کنٹرول سخت ہونا چاہیے، جو کہ ہے۔ لیکن جو concept انہوں نے فرمایا کہ allowance کا مسئلہ consider کیا جائے وہ شاید اتنا durable نہیں ہوگا۔ پھر لوگ اپنی ڈیوٹیوں میں شاید کچھ کوتاہی کریں کہ allowance تو cash مل جاتا ہے monetization of any facility may not help اور اس میں ہو سکتا ہے کہ کام میں حرج ہو اور لوگ اپنا کام نہ کریں۔ چونکہ ایک حد تک لوگوں کو یہ facility دی جاتی ہے سینئر لوگ بھی ہوتے ہیں تو ان کو یہ facility جائز ہے اور جب تک ان کو نئی گاڑیاں جن کا پہلے replacement ہوتا تھا اور unlimited petrol پہ تمام ڈویژنوں نے اپنے اوپر ایک کٹ لگایا تھا ۲۸ مئی کے بعد اور اس سے پہلے بھی، اس کو بھی بڑا strictly follow کیا جا رہا ہے اور جو ہمارا پٹرول اور اس طرح کے جو non-developmental expenditures ہیں تقریباً آدھے ہو چکے ہیں اللہ کے فضل سے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی - any other question, no other question. Next No. 86, Dr. Abdul Hayee Baloch Sahib.

*86. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Finance and

---

* Deferred from the 19th February, 1991.

Economic Affairs be pleased to state the amount allocated under self employmentscheme during the current year with province-wise break-up?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: The Government has not provided any allocation for the self employment scheme. One DFI & seven banks are partcipating in this scheme from their own resources. Respective Boards of the banks design their own allocation policies. HBL and SBFC have made province-wise allocations which are at Annex'A'.

Annexure 'A'

STATEMENT SHOWING ALLOCATION OF HBL AND SBFC FOR PRIME MINISTER'S SELF EMPLOYMENT SCHEME

A) HABIB BANK LIMITED

(Rs. in million)

	Province	Amount
1)	Punjab	Rs. 1089.28
2)	Sindh	Rs. 357.42
3)	NWFP	Rs. 204.24
4)	Balochistan	Rs. 25.53
5)	AJK	Rs. 25.53
	Total:	Rs. 1,702.00

B) SMALL BUSINESS FINANCE CORPORATION

(Rs. in million)

	Province	Amount
1)	Punjab	Rs. 971.11
2)	Sindh	Rs. 502.84
3)	NWFP	Rs. 263.77

4)	Balochistan	Rs. 115.89
5)	AJK	Rs. 71.39
6)	NORTHERN AREAS	Rs. 75.00
	Total:	Rs. 2,000.00

جناب چیئرمین، جی فرمایئے جی supplementary question۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : میرا جناب ضمنی سوال یہ ہے وزیر موصوف سے کہ میں نے پہلے بھی اس بارے میں عرض کیا تھا اب میں پھر عرض کرتا ہوں کہ یہ self-employment scheme اپنی جگہ اہم ہے، اچھی چیز ہے کیونکہ ملک میں ذرائع نہیں ہیں، روزگار نہیں ہے۔ روزگار کے مواقع ناپید ہوتے جا رہے ہیں گورنمنٹ سیکٹر میں بھی اور پرائیویٹ سیکٹر میں بھی۔ واقعتاً لوگ لاکھوں کی تعداد میں جو گریجویٹ، پی ایچ ڈی، ڈاکٹر، انجینئر سارے بیروزگار ہیں۔ ان پڑھ لوگوں کا حساب ہی نہیں، مگر میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ جو self-employment scheme ہے اس پر کوئی کام نہیں ہو رہا یعنی یہ جس مقصد کے لیے بنائی گئی ہے وہ مقصد پورا نہیں ہو رہا۔ اس میں اتنی رکاوٹیں ہیں کہ وہ کرپشن کا ذرائع بن رہی ہیں۔ ٹھیک ہے حکومت کہتی ہے کہ جی ہم نے سیاسی اثر و رسوخ ختم کیا ہے۔ اچھی بات ہے لیکن جو عام آدمی ہے جس کے لیے یہ سکیم دی گئی ہے رورل ایریاز سے یا شہری علاقوں سے جن کو اس سکیم کے تحت کبھی قرضہ نہیں ملا وہ اس سے مستفید نہیں ہو پا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں رکاوٹیں کافی ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ پیسے کم ہیں اس لیے قرضے نہیں دے سکتے۔ کبھی کچھ کبھی کچھ۔ بلکہ جو لینے جاتے ہیں چونکہ بنکنگ نظام میں کرپشن بہت ہے جیسا کہ پہلے بھی ملک کے قرضے ڈوبے ہیں تو اس میں بنک بھی شامل ہیں۔ اب بھی یہ رکاوٹیں ہیں۔

میں یہ عرض کروں گا کہ وزیر صاحب میرے سوال کا جواب دیں کہ کوئی ایسا طریقہ کار نکالیں کہ جس سے واقعتاً لوگوں کو فائدہ ہو۔ جس سے لوگوں کو واقعی قرضہ ملے اگر نہیں مل رہا ہے تو پھر اس سکیم کا کیا فائدہ ہے۔

جناب چیئرمین، جی وزیر خزانہ۔

جناب محمد اسحاق ڈار : جناب بالکل یہ حقیقت ہے کہ سکیم شاید slow چل رہی ہو

لیکن قرضے لوگوں کو مل رہے ہیں۔ نمبر ایک۔ میں honourable member کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ۳۰ جنوری 1999 تک دو ہزار پانچ سو پچپن ملین روپے یعنی دو ارب پچپن لاکھ کی رقم جو ہے وہ لوگوں کو مل چکی ہے ۔ 30 جنوری 1999، یعنی چند روز پہلے ' ایک مہینہ پرانی figure دے رہا ہوں۔ 2 billion 555 million disburse ہو چکے ہیں ۔ جو بینکوں نے پورے سال کے لئے self allocations کی ہیں وہ 6.618 billion ہیں اور institution-wise جو figure ہے' یہ پورے پاکستان کے لئے ہے اور انہوں نے province-wise نہیں کی مثلاً حبیب بینک نے 1.71 billion کی allocation کی ہے' نیشنل بینک نے 1.508 billion کی allocation کی ہے' UBL نے 600 million کی ہے' Allied Bank نے 500 million کی ہے۔ اسی طرح مسلم کمرشل بینک نے 100 million کی ہے' بینک آف پنجاب نے 100 million ' بینک آف خیبر نے 100 million and Small Business Finance Corporation 2 billion کی ہے ۔ جناب چیئرمین ! یہ total amount 618 million ہے اور یہ اچھا خاصا amount ہے اور اس میں سے 2555 million یا 2 ارب 55 کروڑ 55 لاکھ روپے disburse ہو چکے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ لوگ مستفید ہو چکے ہیں اور جناب چیئرمین ! ظاہر ہے demand اتنی زیادہ ہے کہ یہ amount پانچ گنا بھی ہو تو شاید لوگوں کی demand پوری نہیں ہو سکتی لیکن اپنے resources کے اندر رہ کر اور ایک discipline کے اندر, credit expansion, monetary expansion اور تمام چیزوں کو مد نظر رکھ کے اپنا plan بنایا ہے اور اللہ کرے کہ یہ تمام amount جو allocated, indicated ہیں اگر وہ disburse ہوا تو میرا خیال ہے کہ کافی حد تک ایک satisfactory result ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب راشدی صاحب' فرمائیے جی۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ یہ جو اسکیم ہے ' میں جناب وزیر خزانہ کو مشورہ دوں گا کہ اس کو زیادہ سہل بنائیں۔ پھر دوسری بات یہ ہےکہ اس میں بڑی technicalities آ گئی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک لڑکا ہے جس کی عمر ساڑھے چوبیس برس ہے اور وہ ضرورت مند بھی ہے' اس نے apply کیا ہے' اس کو محض اس وجہ سے قرض نہیں دیا جا رہا ہے کہ اسکیم میں کہا

گیا ہے کہ پچیس برس کا کم از کم ہوناچاہئیے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جہاں ایسی صورت ہو وہاں کچھ مہینے کی relaxation کی جائے تو وہ زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ اگر کوئی ضرورت مند ہے اور اس نے apply کیا ہے' اسی میں نو مہینے گزر گئے ہیں ' کیونکہ وہ پچیس برس کا نہیں ہوا تو اسے نہیں ملے گا میں سمجھتا ہوں کہ یہ نا انصافی ہو گی۔ وزیر خزانہ کو اس طرف ذرا دھیان دینا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! میں ان کی advice انشاء اللہ بینکوں تک پہنچاؤں گا لیکن اس میں پھر وہی discretionary powers کا مسئلہ آ جاتا ہے۔ یہ کوئی فیصلہ کر لیں کہ پچیس یا چوبیس کا ہو ' جب چوبیس کریں گے تو شاید ساڑھے تیئس والا نکل آئے ' پھر بائیس والا نکل آئے گا تو you have to set some parameters but ان کی جو advice ہے انشاء اللہ I will pass on to the banks through State Bank.

جناب چیئرمین۔ جی جناب عالی صاحب' عالی صاحب کبھی کبھی پوچھتے ہیں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ ایک تو یہ ہے کہ اس اسکیم کو' راشدی صاحب کا اپنا خیال تھا اور میں اس کو آگے بڑھاؤں گا کہ یہ سکیم اصولاً بہت اچھی ہے اور اس وقت بہت ٹھیک ٹھاک بھی جا رہی ہے لیکن اس میں شکایات بھی پیدا ہو رہی ہیں جو وزیر خزانہ کے علم میں آنی چاہئیں۔

ایک major شکایت یہ ہے کہ کوئی بے اثر سا آدمی ہو ' کوئی لڑکا ہو ' کوئی غریب ہو تو کہہ دیا جاتا ہے کہ ہماری تو allocation ختم ہو گئی ہے۔ میں نے ان کو ابھی مثال دی تھی۔ ابھی ذاتی طور پر بات کر رہا تھا۔ اب آپ کی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ مثلاً Small Business Finance Corporation نے یہ statement دی ہے کہ ایک اچھی خاصی رقم مختص کی تھی ۔ لاہور میں ایک دو میرے جاننے والے گئے تو انہیں انکار کر دیا گیا ۔ میں اس کا یہاں نام لینا پسند نہیں کروں گا چونکہ مجھے خود بھی اس پر یقین نہیں ہے اور میں specific enquiry نہیں کر سکا تھا نہ کر سکتا ہوں ' لیکن ان کے علم میں یہ بات آنی چاہیئے کہ لوگ انکار کر دیتے ہیں' بعض branch manager یہاں تک کہ zonal head بھی کہہ دیتے ہیں کہ جناب ہمارا quota تو ختم ہو گیا۔ اب ہم آپ کو نہیں دے سکتے جبکہ درحقیقت ان کا quota ہوتا ہے اور

معاملہ دوسرا ہوتا ہے۔ ایسا ہماری قومی زندگی میں ہوتا ہے لیکن اس کا ایک علاج ہے۔ کیا وہ یہ سوچیں گے کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس بینک میں ایک شکایتی سیل خاص اس مقصد کے لئے بنا دیں۔ اب بہتر تو یہ ہے کہ گورنمنٹ سے کر دیں کیونکہ یہ اسکیم مستقل تو ہے نہیں ' یہ تو ایک عارضی اسکیم ہے' ایک دو برس کی بات ہے۔ گورنمنٹ میں ایک سیل بنا دیں کیونکہ بینک میں سیل ہوتا ہے تو بینک والے ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ ایک تو میں ان کی اس طرف توجہ دلاؤں گا کہ کیا اس بات پر غور فرمائیں گے کہ حکومت اس اسکیم سے متعلق ایک سیل قائم کرے جہاں آدمی شکایت کر سکے۔

دوسرے جناب اس سے پہلے انہوں نے فرمایا تھا ' آپ تشریف نہیں رکھتے تھے کہ جو standard ہے' جو بینکوں نے standard بنا دیا ہے' ان کی approval سے بنایا ہے' اپنے آپ نہیں بنایا ہے لیکن بنایا ہے کہ اس پر پورا اتریں ۔ اس سے زیادہ وہ ضمانتیں یا شرائط نہیں منوا سکتے لیکن ہو یہ رہا ہے کہ مثلاً standard جو انہوں نے allow کیا ہے گریڈ 17 کے افسر کی ضمانت کا' اب کیا ہو رہا ہے --

جناب چیئرمین۔ سوال لمبا ہو گیا ہے ' سوال کریں تاکہ پتہ چلے کہ آپ سوال کیا کرنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ سترہ یا اٹھارہ گریڈ کا آدمی جو آپ نے provide کیا ہے وہ ضمانت دے سکتا ہے' تو اس سے اس کی پراپرٹی کا mortgage mostly مانگا جاتا ہے۔ کتنی property mortgage کرائی ہے یا جی پی فنڈ کے اوپر lien کرا دیجیئے۔ جب یہ آپ کے standard میں نہیں ہے اگر ہے تو اس کو ہٹوا دیں۔ اگر نہیں ہے تو بینکوں سے پوچھیں کہ کیا ان کی برانچز اس چیز سے deviation کر رہے ہیں تو اس طرح سے پبلک کو ذرا آسانی ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ وزیر خزانہ۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب والا! معزز ممبر نے بے اثر والی بات کی ہے یہ بالکل ہر ایک کے لئے available ہے اور ان کو زیادہ ترجیح ملنی چاہیئے ' وہ بیچارے جن کا کوئی جاننے والا نہیں ہے جن کے پاس collateral نہیں ہے اور اس پر زیادہ focus یہی ہے کہ ان لوگوں کو accommodate کیا جائے ۔ شکایات سیل بڑا اچھا idea ہے اگر یہ اتفاق کریں تو حکومت میں

سیل کی بجائے اگر جو ایجنسی اس کو handle کر رہی ہے وہ Small and Medium Enterprises Development Authority, SMEDA اس کے اندر ایک permanent complaint cell قائم کر دیتے ہیں اور میں ان کو کہتا ہوں کہ وہ publicise بھی کریں اور لوگوں کی جو day to day complaints ہوں کیونکہ --

that is the agency Mr. Chairman, which is creating demand. Which is making awareness about the scheme and the people are using the scheme. So, sir I will make arrangements for the complaint cell in SMEDA.

انہوں نے جو تیسرا point raise کیا ہے وہ جناب چیئرمین --

is about the type of guarantee. To the best of my understanding that guarantee is the personal guarantee of grade 17 or above officers. If the banks are asking now the officer of grade 17 and above to bring property then what is the fun to have guarantee of grade 17 officer. The whole concept was to make it easy and facilitate --

پس میں اس پر جو clarification ہے اس کو میں arrange کرتا ہوں اور میں SMEDA کو اطلاع کرتا ہوں کہ

they should communicate on this issue and Insha Allah this will be taken care of.

Mr. Chairman: Mr. Taj Haider.

جناب تاج حیدر ۔جناب والا! ملک اس وقت بدترین recession کا شکار ہے اور جن لوگوں کے پندرہ بیس سال پرانے set کاروبار تھے وہ تک نہیں چل رہے ہیں۔ اب لوگوں کو نئے کاروبار شروع کرنے کے لئے قرضے دے رہے ہیں اور وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا تھا کہ دو سو پچاس بلین تک یہ قرضے جائیں گے ۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ بینکوں کو اس سلسلے میں serious reservations ہیں ۔

And they feel that all this money will go down the drain. No.2. Isn't it a fact that the majority of the loans are disbursed or concentrated in a single province and

in a few constituencies of that province.

Mr. Chairman: Minister for Finance.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, it is incorrect that the scheme is concentrated in a single province or in certain constituencies. Certainly not. It is meant for across the country and without any political or other consideration. That is why there is no direction, there is no requirement that MNA, Senator or a Minister should certify or recommend on these applications. This is a pure and an independent operating scheme. The banks have their own views and independent process.

اس میں بینکوں نے خود مل کر سٹیٹ بینک کے ساتھ کرائٹیریا طے کیا۔

The criteria has been publicised. Anybody regardless of which political party he or she is affiliated with, they have the entitlement if they qualify they will get

country is undergoing recession اور جہاں تک آنریبل ممبر کا سوال ہے کہ that thing. and this money can go down the drain. Mr. Chairman you have listened the praise just shortwhile ago about this scheme. And I think under the circumstances where the job opportunities are less, people cannot find jobs because of the industrial recession and even there is an industrial economic boom I think we do not have enough job opportunities in the country. I think, it

کی self assessment, self employment پڑھے لکھے لوگوں کو آپ is a good thing that

طرف لے کر جا رہے ہیں۔

And I think this scheme shall do Insha Allah well.

The last question is sir that 250 billion, the indicative figure which the Prime Minister has given, obviously, this is a desirable figure but it all depends upon the banks. Banks cannot be directed how much amount they should dish

out. I have told what is the allocation for the current year. The current year allocation Mr. Chairman for 1998-99, according to the information forwarded to the Ministry of Finance is 6 billion and 618 million.

پس کب 250 بلین پورا ہوگا۔

That one has to wait and see. But this is a desire that 250 billion should be allocated to Small and Medium Enterprises and the self assessment scheme. But it will take a long time to achieve that desired goal. Thank you.

Mr. Chairman: Khuda-i-Noor Sahib.

Mr. Khuda-i-Noor: Sir,

میں جناب ڈار صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہ سکیم جو شروع کی گئی ہے یہ تو غریبوں یا بے روزگار نوجوانوں کے لئے ہے کہ وہ تھوڑی تھوڑی رقم سے کچھ کاروبار شروع کریں اور وہ اپنے پاؤں پر خود کھڑے ہوں، لیکن چونکہ ان پر سود کی رقم کا اتنا زبردست بوجھ ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے کاروبار پر آتے ہیں تو سود در سود ان کے اوپر لگتا ہے۔ میں صرف ڈار صاحب سے پوچھوں گا کہ کیا آپ نے اس پر بھی کبھی غور کیا ہے کہ اگر آپ واقعی ان کی امداد کرنا چاہتے ہیں تو یہ قرض حسنہ جو کہ ایک اسلامی طرز ہے آپ ان کو کیوں قرض حسنہ نہیں دیتے ہیں کہ جب اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں تو پھر اس کو واپس کر دیں ۔ کیا یہ چیز آپ کے زیر غور ہے یا نہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب محمد اسحاق ڈار، جناب چیئرمین! ایک تو قرض حسنہ banks دیتے ہیں they are commercial banks, they operate independently. اس میں subsidy کی بھی possibility نہیں ہے کیونکہ export جو subsidized ہے اس کی جو differential cost ہے وہ حکومت پاکستان pay کرتی ہے through State Bank of Pakistan. اب رہا معاملہ کہ قرض حسنہ ، اللہ کرے کہ اس ملک کے جو revenues ہیں وہ taxes collection ۶۰۰ ارب تک چلی جائیں

I promise to the honourable member that we will get 5 billion to 10 billion "Qarz Hasnah" through a transparent process. Right now, it is not possible.

Mr. Chairman: Next question 133.

133. * **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the amount spent on Parliament Lodges Project;

(b) the cost of furniture provided in these lodges;

(c) the time by which a mosque will be constructed in the lodges;and

(d) the name of contractor of this project and date of its completion?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) PC-I amounting to Rs. 1156.875 million was approved by the Government for the construction of Parliament Lodges, comprising Civil & E&M works Rs. 895.959 million have so for been spent on Civil & E&M works.

(b) PC-I amounting to Rs. 98.784 million has been approved by the Government for furnishing work. Rs. 70.324 million have so for been spent on furnishing items.

(c&d) In December, 1996, Cabinet decided to complete 220 suites in all respects to accommodate the delegates of O.I.C. Funds were accordingly provided and 220 suites alongwith allied infrastructure were completed in March, 1997. The work of Mosque is included in Phase-III which comprises of construction of roads, footpaths, watersupply, sewerage, drainage, boundary wall all around with gates, check posts, garages, servant quarters and Mosque. The allied infrastructure required in Phase-III for completion and functioning of

220 suites were taken in hand accordingly and completed in March, 1997. Thereafter no requisite founds were made available and hence construction of Mosque could not be started. The Phase-III work has been awarded to M/s Engineering & Construction Manangement (Pvt) Ltd. As soon as requisite funds are allocated the construction of Mosque shall be taken inhand and will be completed in one year time.

Mr. Chairman: Supplementary question? No supplementary. Next question 155 (A) Iqbal Haider Sahib.

155-A. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the sanctioned strength of Federal Services Tribunal;

(b) the number of vancancies at present in the Tribunal;

(c) the date of occurence of such vancancies in the said Tribunal;

(d) the number of benches of the said Tribunal presently functioning; and

(e) the number of cases pending before each of the bench of the said Tribunal?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) List attached (Annex-A).

(b) Statement attached (Annex-B).

(c) Statement attached (Annex-C).

(d) Three Benches of the Federal Service Tribunal are functioning, one each at Islamabad, Lahore and Karachi.

(e) Bench Pending Cases

Islamabad	1393
Lahore	2060
Karachi	3175

ANNEX-A

SANCTIONED STRENGTH OF FEDERAL SERVICE TRIBUNAL

NAME OF POST	BPS	SANCTIONED POSTS
Chairman	Judge of High Court	1
Member	BS-22	1
Member	BS-21/20	9
Registrar	BS-19	1
Deputy Registrar	BS-17	2
Admn. Officer	BS-17	1
Private Secretary	BS-17	8
Assistant Registrar	BS-16	4
Superintendent	BS-16	1
Reader	BS-16	3
Stenographer	BS-15	8
Assistant Incharge	BS-15	2
Stenotypist	BS-12	2
Library Assistant	BS-12	1
Assistant	BS-11	2
U.D.C.	BS-7	5
L.D.C.	BS-5	8

Staff Car Driver	BS-4	10
Dispatch Rider	BS-4	2
D.M.O.	BS-4	1
Record Sorter	BS-2	1
Daftry	BS-2	1
Qasid	BS-2	7
Naib Qasid	BS-1	13
Process Server	BS-1	3
Farrash	BS-1	3
Mali	BS-1	2
Chowkidar	BS-1	3
Sweeper	BS-1	4
Total		**109**

ANNEX-B

NUMBER OF VACANT POSTS AT PRESENT IN FEDERAL SERVICE TRIBUNAL

NAME OF POST	BPS	NUMBER OF VACANT POSTS
Member	BS-21/20	3
Registrar	BS-19	1
Deputy Registrar	BS-17	1
Private Secretary	BS-17	2
Stenographer	BS-15	3
Assistant	BS-11	1
U.D.C.	BS-7	1
L.D.C.	BS-5	3
Staff Car Driver	BS-4	1
Dispatch Rider	BS-4	1
Qasid	BS-2	1
Naib Qasid	BS-1	3
Process Server	BS-1	1
Mali	BS-1	1
Chowkidar	BS-1	1
Total		**24**

ANNEX-C

DATE OF OCCURRENCE OF VACANCIES IN FEDERAL SERVICE TRIBUNAL

NAME OF POST	BPS	NUMBER OF VACANT POSTS	DATE OF OCCURRENCE OF VACANCY
Member	BS-21/20	3	6-1-1999
Registrar	BS-19	1	25-2-1998
Deputy Registrar	BS-18	1	20-3-1998
Private Secretary	BS-17	1	5-5-1998
-do-	-do-	1	27-5-1998
Stenographer	BS-15	1	3-6-1990
- do -	- do -	1	28-7-1997
- do -	- do -	1	7-1-1998
Assistant	BS-11	1	9-1-1997
U.D.C.	BS-7	1	27-5-1998
L.D.C.	BS-5	1	21-9-1994
- do -	- do -	1	21-5-1996
- do -	- do -	1	9-1-1997
Staff Car Driver	BS-4	1	27-5-1998
Dispatch Rider	BS-4	1	19-7-1998
Qasid	BS-2	1	27-5-1998
Naib Qasid	BS-1	1	9-10-1996
- do -	- do -	1	14-8-1997
- do -	- do -	1	27-5-1998
Process Server	BS-1	1	8-12-1998
Mali	BS-1	1	26-10-1995
Chowkidar	BS-1	1	30-6-1997

Mr. Chairman: Supplementary question?

Syed Iqbal Haider: My question is sir, that out of 11 members of the Federal Services Tribunal , that is the sanctioned strength, three are missing. The vacancies are existing . The vacancy of Registrar is also existing , if you read sir , in Annexure-B, it gives the list of those vacancies , as well as the vacancy of Deputy Registrar of the Federal Services Tribunal is vacant.

Sir, the number of cases are at the worst state of performance of the Federal Service Tribunal in my city of Karachi. Sir, in my city of Karachi there are largest number of pending cases, that is the reason that I had posed this question that there is no bench of the Federal Service Tribunal functioning in Karachi because of shortage of the members and the vacancies are existing almsot constantly. My question is sir, that 3175 cases are pending in Karachi bench alone. When are you going to fill this vacancy and what steps are you taking for disposal of these cases?

جب کہ آپ کی حکومت کا یہ نعرہ ہے، کھوکھلا ہی سہی لیکن ہے نعرہ کہ جلد اور سستا انصاف لوگوں کے گھروں پر پہنچانے کا، کیا یہی طریقہ کار ہے؟

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ معاملات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے ۔ اب میرے فاضل دوست کے علم میں ہے کہ قانون کی ترمیم کے بعد اب autonomous bodies کا اور corporations کے جو ملازمین ہیں ان کو بھی یہ right ہو گیا ہے کہ ان کے cases بھی Services Tribunal میں آتے ہیں۔ جس وجہ سے increase ہوئی ہے۔ پہلے کراچی میں بنچ نہیں تھا، اب منظور کر دیا گیا ہے۔ اس وجہ سے کہ ابھی three vacancies ہیں تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ vacancies create کی گئی ہیں 6-1-1999 سے ۔ three vacancies ہیں اور اس کی وجہ سے یہ (سی) میں دیا ہوا ہے۔ انشاء اللہ

اب کوشش کی جارہی ہے کہ وہ vacancies fill کر دی جائیں اور جہاں کہیں کوئی کمی ہے اس سلسلے میں ممبرز ہوں گے تو پھر معاملات طے ہو جائیں گے۔

سید اقبال حیدر: Law Ministry کا فرض ہے کہ فوراً ان vacancies کو بھرے اور جناب سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے کہ تیس دن کے اندر ججز کی آسامیاں پر کریں۔ یہ تیس دن سے زیادہ کا ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہ تو سروسز ٹریبونل ہے۔ وہ ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس فیصلے کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ لیکن اس کے لئے جناب والا! کوشش کی جا رہی ہے۔ process شروع ہے اور انشاء اللہ جلد سے جلد کوشش کی جائیگی۔

جناب چیئرمین۔ جی اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے میں فاضل وزیر سے پوچھنا چاہ رہا ہوں۔ اگر یہ صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں تو فیڈرل سروس ٹریبونل کی دو ایسی آسامیاں ہیں جو ایک سال سے خالی ہیں۔ ایک رجسٹرار، اور دوسری ڈپٹی رجسٹرار کی ہے۔ یعنی یہ دونوں نہیں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگر رجسٹرار اور ڈپٹی رجسٹرار بھی نہیں ہیں تو رجسٹرار کے فرائض کون وہاں سرانجام دے رہا ہے، کیا وہ کوئی پرائیویٹ سیکرٹری ہے یا کوئی Stenographer ہے کون ہے جو رجسٹرار کے فرائض سرانجام دے رہا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی وزیر پارلیمانی امور۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب اس وقت اس سلسلے میں میرے پاس ریکارڈ نہیں ہے کہ کون اس کا کام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ Obviously دو ڈپٹی رجسٹرار ہیں۔ ایک خالی ہے ایک ہوگا تو وہ کام دیکھ رہا ہوگا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ ہاں جی وہ کر رہا ہوگا لیکن اس وقت میرے پاس

ریکارڈ نہیں ہے۔

چوہدری اعتراز احسن- یہ جو آپ بیچ میں ان کی امداد کردیتے ہیں۔

جناب چیئرمین- نہیں جی لکھا ہوا ہے۔

چوہدری اعتراز احسن- بالکل جی لکھا ہوا ہے۔ اگر ان کی طرف سے آ جاتا۔ یہی تو سارا مقصد تھا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو - نہیں جناب میں عرض کر رہا ہوں کہ اس وقت میرے پاس یہ ریکارڈ نہیں ہے۔ میں یہ پتہ کرکے ان کو بتا دوں گا۔

سید اقبال حیدر- جناب میرا ایک اورضمنی ہے۔ انہوں نے کہا ہے ممبر فیڈرل سروس ٹربیونل، ایک ممبر گریڈ ۲۲ میں ہے، باقی نو ممبران کا کہا گیا ہے کہ گریڈ بیس اور اکیس میں ہیں۔ آخر یہ تفریق کیوں ہے چونکہ تمام ممبران کا لیول ایک ہی ہونا چاہیئے۔ فرائض اور اختیارات بھی ایک ہیں تو ان کے گریڈ کیوں مختلف ہیں اور ساتھ ہی میرا یہ بھی ضمنی سوال ہے کہ ان ممبران کی کیا qualifications ہوتی ہیں تجربے کی بنیاد پر، تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر اور یہ تفریق اور ان کی اہلیت کی بنیاد کیا ہے؟

جناب چیئرمین- وزیر برائے پارلیمانی امور۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو - جناب والا! چیئرمین تو اس کا ہائیکورٹ کا جج ہوتا ہے - باقی جو ہیں یہ گریڈ ۲۰، ۲۱ اور ۲۲ کے آفیسرز ہوتے ہیں۔ جتنی ان گریڈز کے لئے قابلیت اور اہلیت کی ضرورت ہوتی ہے اس کے مطابق ہی ہوتی ہے۔

سید اقبال حیدر- یہ تفریق کیوں ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو - یہ تفریق کوئی نہیں ہے۔ کوئی senior ہے جو ۲۲ میں ہے۔ ایک ہی پوسٹ پر جناب والا آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی گریڈ ۱۹ میں ہوتا ہے کوئی ۲۰ میں اور کوئی ۲۱ میں ہوتا ہے، تو اس میں بھی یہی صورت ہے۔ گریڈ ۲۰ سے لوگ شروع کرتے ہیں تو پھر اس کے بعد promotion گریڈ ۲۱ اور ۲۲ تک کی ہوجاتی ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, it is a judicial function. It is a Tribunal

which is performing the judicial functions. Why should there be grades 20, 21, 22; three different Grades that you have prescribed.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ ایک ہی پوسٹ کے لئے بعض دفعہ گریڈ ۱۹ اور ۲۰ کے آدمی کام کرتے ہیں۔ یہ ایک ہی ہے لیکن ۲۰ میں اس کو لے کر پھر ۲۱ اور ۲۲ میں وہ promote ہو سکتے ہیں۔اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ بھئی یہ ہوتا ہے۔

If you re-employ a Grade 22 officer into this Tribunal, you will have to give him Grade 22,

کیونکہ یہ تو re-employ ہوتا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب re-employ کا تو الگ ہے۔

Mr. Chairman: I am sure that the person who is holding Grade 22 post, if re-employed ......

Syed Iqbal Haider: Sir, I am talking of sanctioned strength.

جناب انہوں نے Annexure "A" میں sanctioned strength دی ہوئی ہے۔

It means they have sanctioned the post for Grade 20 and 21 irrespective of the re-employment or availability and this does not make sense.

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ یہ ہے کہ

supposing you appoint a retired Grade 22 officer as a member of the Federal Services Tribunal

تو کیا تنخواہ اس کو دیں گے۔ چلیں any how، سید قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ ۔ جناب! حکومت کی طرف سے بار بار کہا جاتا ہے کہ کورٹس میں cases التواء میں رہتے ہیں عرصے سے اور ان کا disposal نہیں ہوتا اس لئے یہ ملٹری کورٹس بنا رہے تھے اور اب سپیشل کورٹس بھی بنائی جا رہی ہیں لیکن یہ کورٹس تو ان کی اپنی ہیں ۔ اس

میں چھ ہزار cases التواء میں ہیں ۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ کب سے pending ہیں اور ان کا average disposal کیا ہے ان کورٹس کا، ٹربیونلز کا، کیونکہ یہاں سروس matters ہیں آفیسرز کے سروس matters ہیں اگر وہ سال سال دو دو سال تین تین سال pending پڑے رہیں تو ان بے چاروں کا تو حال ہی خراب ہو جائے گا تو یہ بتائیں کہ یہ کتنے عرصے سے یہ cases pending ہیں۔ اور ان کے disposal کی کیا speed ہے ان ریگیولرز میں ۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Parliamentary Affairs

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب والا! تعداد مقدمات کی کم تھی لیکن جس طرح میں نے عرض کیا کہ 10-06-97 کو قانون میں ترمیم ہو جانے کی وجہ سے اب جو corporations ہیں اور جو organizations ہیں KESC یا PTCL ہے یا KPT یا TIP ہے اس طرح یہ جتنی corporations ہیں ان کے ملازمین کو پہلے سروس ٹربیونل کے پاس اپیل کا یا اپروچ کا حق حاصل نہیں تھا ۔اب جب سے ان کو یہ حق حاصل ہوا ہے تو 96 سے تعداد واقعی بہت بڑھ گئی ہے ۔ اور اسی وجہ سے جس طرح میں نے پہلے سوال کے جواب میں عرض کیا ہے کہ ممبرز کی تعداد بھی بڑھا دی گئی ہے ۔اور اب ان کی یہ تین ویکنسیاں جو ہیں ان کے پر ہو جانےکے بعدیہ ڈسپوزل مزید تیز ہو جائے گا۔ ویسے صورت یہ ہے کہ 96 میں جناب والا! 1398 اپیلز دائر ہوئی تھیں اور جس وقت وہ amendment ہو گئی ہے تو 97 میں 5436 ہوئی ہیں اور 98 میں 5919 ہوئی ہیں ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ جوں ہی قانون کی ترمیم ہوئی ہے اس وجہ سے یہ زیادہ تعداد ہے اور ممبرز کی جو یہ تین ویکنسیاں ہیں ان کے پر ہو جانے کے بعد پھر انشاء اللہ امید ہے کہ اس کا ڈسپوزل زیادہ بہتر ہو جائے گا ۔

جناب چیئرمین ۔ جی ڈاکٹر حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ شکریہ جناب چیئرمین ۔ میرا وزیر صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ فیڈرل سروسز ٹربیونل جب سے بنی ہے ۔اس میں بلوچستان کی کبھی نمائندگی رہی ہے ؟

جناب چیئرمین ۔ ضرور رہی ہو گی ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ دوسری یہ ہے کہ یہ کوئٹہ اور پشاور میں کیوں نہیں بنچ رکھتے ۔ تیسری یہ کہ اس میں کتنے ریٹائرڈ لوگ ہیں اور کتنے حاضر سروس والے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر صاحب ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا! یہ تو میں تفصیل بیان نہیں کر سکتا کہ اس میں بلوچستان کے کوئی صاحب ہیں یا نہیں ہیں ۔لیکن یہ عرض ہے کہ بلوچستان میں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں تعداد اپیلوں کی کم ہو گی جس وجہ سے وہاں ابھی تک ٹربیونل نہیں بنایا گیا ۔اور اگر وہاں بھی ، مثلاً جس طرح عرض یہ ہے کہ کراچی میں وہاں اب corporations کے include ہونے کے بعد کام بہت زیادہ ہو گیا ہے پہلے اتنا زیادہ نہیں تھا ۔تو اگر کسی وقت کوئٹہ میں بھی ضرورت پیش آئی تو وہاں بنچ قائم کر دیا جائے گا ۔

جناب چیئرمین ۔ جی end of question hour جی leave applications جناب !

سید اقبال حیدر ۔ جناب صرف ایک question ہے جناب بڑا اہم ہے ۔ very next sir very next جناب بہت اہم سوال ہے جناب ۔

جناب چیئرمین ۔ کون سا جی ۔

سید اقبال حیدر ۔ 147 جی۔

جناب چیئرمین ۔ جی صرف ایک سوال پوچھ لیں جی ، سوال نمبر 147 ۔

147. * **Syed Iqbal Haider**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that amendments have been made in the Income Tax Ordinance, 1974 *inter-alia*, through SRO 703 (1)/97 dated 13th September, 1997, SRO 406 (1)/97 dated 3rd June, 1997, SRO 1313 (1)/97 dated 20th December, 1997, SRO 23(1)/98 dated 16th January, 1998, SRO III(1)/98 dated 19th February, 1998, SRO 169(1)/98 dated 16th March, 1998, SRO 171(1)/98 dated 17th March, 1998, SRO 516(1)/98 dated 5th June, 1998 and SRO 529(1)/98 dated 9th June, 1998, if so, whether the concerned authority was competent to issue these amendments?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Yes.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Syed Iqbal Haider: My question is, to the Minister of Finance to disclose, you see the question was; amendments have been made in the Income Tax Ordinance of 1979 and not 1974 and through SRO by the Income Tax Department. My question is under which lawful authority they have amended the Ordinance through SROs issued by the Income Tax Department and nine SROs have been issued from time to time to amend Income Tax Ordinance. My question is under what lawful authority have these SROs beenissued and amendments have been made in the Ordinance, when the Constitution provide, "that an Ordinance can only be amended by the Parliament," and not by any petty officer or Commissioner of the Income Tax Authorities?

Mr. Chairman: Yes, Minister for Finance.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, it is the sub-section (2) of Section 14 of the Income Tax Ordinance which empowers the Federal Government that it can, from time to time issue such amendment in the second schedule as it may deem fit and that what hasbeen done. All these SROs were laid down with the Finance Bill, 1998 before the National Assembly, that is the previous precedence and the custom and all these SROs were also laid in the same way.

Mr. Chairman: So amendments have been made to the schedule not to the Income Tax Ordinance.

جناب محمد اسحاق ڈار: جی جناب۔

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب وہ تو کہتے ہیں کہ schedule میں کی ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے Income Tax Ordinance میں

under Section 14(2) of سےکیوں کی - اس کا یہ جواب فرما رہے ہیں کہ amendment SRO the Income Tax Ordinance the Federal Government does have power to amend only the schedule not the provisions of the operative provisions of the ordinance.This is my complaint.

جناب چیئرمین- ٹھیک ہے -فنانس وزیر صاحب اس کو دیکھ لیں -

سید اقبال حیدر- جناب والا! Ministry of Law سے بھی چیک کرائیں -

Mr. Muhammad Ishaq Dar: I will go through this. I think the most of the items do relate to the second schedule but the relevant forum Sir, that is the ECC, has cleared it, Cabinet has cleared it but if the honourable member wants I can let him know also.

جناب چیئرمین، بہرحال اس کو دیکھ لیں جی- Because everybody has cleared it

Mr. Muhammad Ishaq Dar: All these SROs for the information of the honourable members were laid before the National Assembly with the Finance Bill 1998 but the fundamental question remains.

سید اقبال حیدر- جناب والا! میں نے ان سے یہ بھی سوال کیا تھا کہ انہوں نے انکم ٹیکس کی directories جاری کرنی تھیں -27/ اگست آخری تاریخ تھی وہ نہیں دے رہے ہیں -

Mr. Chairman: O K. End of the Questions Hour. Leave applications.

ایک منٹ جی - میں leave applications پڑھ لوں -

چوہدری محمد انور بھنڈر- جناب ! صرف ایک بات جو انہی سوالوں کے متعلق ہے- جن سوالوں کے جوابات نہیں آئے ہیں - ان کو repeat فرما دیں -

جناب چیئرمین- جی بالکل جن سوالوں کے جوابات نہیں آئے ہیں - They will be repeated. O. K جی -

[All the other questions and answers are taken as read and placed on the table of the House.]

*148. * **Syed Iqbal Haider**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to refer to the Senate starred question No. 6 replied on 27th August, 1998 and:

(a) the time by which the Directories of Income Tax and Wealth Tax payers/assessees for the assessment years 1996-97 and 1997-98 will be published ;and

(b) whether the Directories of Income Tax and Wealth Tax payers/assessees published for the year 1995-96, have been widely publicised and circulated among the public and the press?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) The Government has not as yet decided to publish tax payers Directories for these years.

(b) 2 sets of these Directoires were sent each to the Library of Senate and National Assembly, 12 sets were sent to each Zonal commissioner of In come Tax for Sale, 5 sets each to the Regional Commissioners on complementary basis, and 20 sets to the U.S. Library of Congress Office on payment basis as requested by them. The remaining 60 sets were retained to be distributed on specific requisitions/requests including complimentary copies.

*149. * **Syed Iqbal Haider**: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number and names of the units privatized since 1st January, 1990.

---

* Transferred from the Cabinet Division

(b) the amount of sale consideration of each unit:

(c) the amount of sale consideration received by the Government so far;

(d) the date and amount of the balance sale consideration payable by the buyers; and

(e) the utilization of these proceeds?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) 103 units have been privatised upto 31-01-1999, which includes 12% dis-investment of shares in PTCL and sale of 20% Government shares holding in Mari Gas. The names of 103 units are given in column 03 of Annexure (enclosed).

(b) The amount of sale consideration of each unit is given in column 04 of Annexure.

(c) Sale consideration of Rs. 57,578 million has so far been received by PC/GOP given in column 05 of Annexure.

(d) The date and amount of balance sale consideration payable by the buyers is given in column 06 & 07 of Annexure.

(e) In the past sale proceeds of privatised units were used to Finance PSDP/SAP. Since the last three years, these proceeds are being exclusively used for retirement of expensive domestic debt of Government.

---

* Transferred from the Cabinet Division.

Annexure

Privatisation Commission
Government of Pakistan
******

List of Units Privatized upto January 31, 1999

Rs.in million

Sr. No.	UNIT NAME	Buyers' Name	Sale Consideration	Sale Consideration Received	Balance Sale Consideration payable by buyer	
					Amount	Date
1	2	3	4	5	6	7
	POWER					
1	Kot Addu Power Company	National Power (26% shares)	10,210.70	10,210.70	-	
2	Mari Gas	20% of Govt. shares sold to Mari Gas	102.44	102.44	-	
	Telecommunications					
	P. T. C					
3	30 per voucher	2% shares were sold on local S.E	3,032.37	3,032.37	-	
4	55 per DR	10% shares in DR form were sold on commission of Garden Flamingos.	27,499.28	27,499.28	-	
	Financial					
5	Muslim Commercial Bank	National Group (75% shares)	2,420.00	2,420.00	-	
6	Allied Bank Limited	Employees Group AL (51% shares)	971.63	971.63	-	
7	Bankers Equity	LTV Group (26% shares)	618.74	618.74	-	
8	Habib Credit & Exchange	Al-Nahyan Group	1,638.00	1,638.00	-	
9	First Women Bank Ltd.	Bin Ham Consortium Group	285.60	10.00	275.60	will fall due after trans
	Fertilizers					
10	Pak China Fertilizers	Schon Group	435.39	297.32	138.07	26-05-94

Sr. No.	UNIT NAME	Buyers' Name	Sale Consideration	Sale Consideration Received	Balance Sale Consideration payable by buyer	
					Amount	Date
1	2	3	4	5	6	7
	Tourism					
11	Federal Lodges - 1- 4	Hussain Global Associates (Pvt) Ltd.	39.22	39.22		
12	Federal Lodges - 5	M/s. Farhatullah Bangash & Group	8.50	4.25	4.25	will fall due after trans
13	Federal Lodges - 6	M/s. Farhatullah Bangash & Group	14.10	7.05	7.05	will fall due after trans
14	Dean's Hotel	M/s.Shahid Gul & Partners	364.00	10.00	354.00	will fall due after trans
15	Cecil's Hotel	M/s. Imperial Builders.	190.95	185.95	5.00	Received in Feb.99
	Automobiles					
16	Millet Tractors Ltd.	Employees Group Millat Tractors Ltd.	305.97	305.97		
17	National Motors Ltd.	Bibojee Services - Karachi (Ex-owners)	150.44	141.74	8.70	09 01 95
18	Al-Ghazi Tractors Ltd.	Al-Futtian Ind (Pvt) Ltd. - U.A.E	105.58	105.58		
19	Baluchistan Wheels Ltd.	Abdul Qadir & Saleem Kapoorwala	276.44	212.72	63.72	26 05 94
20	Naya Daur Motors	Farid Tawakkal & Saleem Kapoorwala	22.31	22.31		
21	Pak Suzuki Co. Ltd.	Suzuki Motores Co. - Japan	172.03	172.03		
22	Bolan Casting	Employees Group Bolan Casting Ltd	69.18	69.18		
	Cement					
23	Dandot Cement	Employees Group Dandot Cement	636.69	636.69	-	
24	D.G Khan Cement	Tariq saigol & Associates	1,972.77	1,972.77	-	
25	Garibwal Cement	Haji Saifullah & Group	836.33	836.33	-	
26	Kohat Cement	Palace Enterprises	527.90	527.90	-	
27	Maple Leaf Cement	Nishat Mills Ltd.	485.68	485.68	-	

28	Pak Cement Co.	Mian Jehangir Elahi & Associates	188.95	188.95	-	
29	White Cement	Mian Jehangir Elahi & Associates	137.47	137.47	-	
30	Zeal Pak Cement	Sardar M. Ashraf D. Baluch	239.93	239.93	-	
31	National Cement Dandot	Employees Group National Cement	110.00	44.00	66.00	03.01.96
32	General Refractories	Shahrukh Engineering	30.50	30.50	-	
33	Wah Cement	Employees Group Wah Cement	2,635.55	1,808.21	827.34	Rs.316m due since 2/98
	Chemical					
34	Antibiotics (Pvt) Ltd	Fesco (Pvt) Limited	24.05	24.05	-	
35	Kurram Chemicals	Upjohn Co. Michigan - USA	33.85	33.85	-	
36	National Fibres Ltd	Schon Group	756.64	493.68	262.96	03.02.94
37	Pak PVC Ltd	Reyaz Shafi Reysheem	63.57	25.43	38.14	26.06.93
38	Sind Alkalis Ltd	Employees Group Sind Alkalis	152.30	119.80	32.50	04/97 to 10/98
39	Swat Elutriation	Sahib Sultan Enterprises	16.72	16.72	-	

12

40	Nowshera PVC	Al Syed Enterprises	20.71	20.43	0.28	30-01-95
41	Swat Ceramics	Imperial Group	40.29	35.26	5.03	31-05-98
42	Ittehad Chemicals	Chemi Group	399.48	399.48	-	
43	Ravi Engineering	Petrosin Products Pte	15.09	6.40	8.69	07-01-97
44	Nowshera Chemicals	Mahboob Ali Manji	21.21	21.21	-	
	Engineering					
45	Karachi Pipe Mills	Jamal Pipe Industries	18.92	18.92	-	
46	Metropolitan Steel Corp	Sardar M Ashraf D. Baluch	66.67	54.69	11.98	31-05-95
47	Pakistan Switchgear	Employees Group Pakistan Switchgear	8.88	8.88	-	
48	Pioneer Steel	M Usman	4.39	4.39	-	
49	Quality Steel	Marketing Enterprises	13.17	13.17	-	
50	Indus Steel Pipe	Hussain Industries	42.42	42.42	-	
51	Textile Machinery Co	Mehran Industries	27.87	27.87	-	
	Ghee					
52	Bara Ghee Mills	Dawood khan	30.50	12.20	18.30	26-01-93
53	Fazal Vegetable Ghee	Mian Muhammad Shah	21.22	21.22	-	
54	Dargai Veg Ghee Industry	Gul Cooking Oil Industries	26.22	26.22	-	
55	Associated Industries	Mahmood Abu-er-Rub	152.00	152.00	-	
56	Sh.Fazal Rehman	Rose Ghee Mills Employee Group	64.28	42.85	21.43	23-04-95
57	Haripur Vegetable Oil	Malik Naseer & Associates	30.10	18.06	12.04	08-01-94
58	Kakakhel Industries	Mahmood Abu-er-Rub Qatar	55.28	36.01	19.27	19-05-93
59	United Industries	A Akbar Muggo	15.51	15.51		
60	Asaf Industries	Muzaffar A Isani	23.87	11.80	12.07	05-01-96
61	Chiltan Ghee	Baluchistan Trading	47.49	39.16	8.33	10-09-95
62	Wazir Ali Industries	Treet Corporation	31.91	31.91	-	
63	Cresent Factories	S.J.Industries	45.98	25.20	20.78	22-1-94 to 22-1-96
64	Khyber Vegetable	Haji Abdul Majid & Co	8.00	8.00	-	
65	A & B Oil	Al-Hashmi Brothers	36.00	14.40	21.60	16-09-93
66	Bengal Vegetable	Employees Group Bengal Oil	18.60	18.60	-	
67	Suraj Ghee Industries	M/s Trade Lines	11.56	10.81	0.75	05-01-94
68	Hydari Industries	Employees Group Hydari Industries	-			

Sr. No.	UNIT NAME	Buyers' Name	Sale Consideration	Sale Consideration Received	Balance Sale Consideration payable by buyer	
					Amount	Date
1	2	3	4	5	6	7
	Rice:					
69	Sheikhpura	Contrest (Pvt) Ltd	28.00	28.00	-	
70	Faizabad	Packages Ltd	21.15	21.15	-	
71	Eminabad	Pak Arab Ford Ind	24.10	24.10	-	
72	Hafizabad	Pak Pearl Rice Mills Ltd	20.00	20.00	-	
73	Siranwali	Enkay Enterprises	16.20	14.98	1.22	10.07.95
74	Dhaunkel	Dhonda Pakistan (Pvt) Ltd	79.20	79.20		
75	Maharikpur	Maktex (Pvt) Ltd	16.20	14.81	1.39	13.11.96
76	Shikarpur	Afzaal Ahmad	32.50	32.50	-	
	Roti Plants:					
77	Head Office, Lahore	Hajira Textile Mills	10.20	10.20	-	
78	Peshawar	Saleem Group of Industries	2.60	2.60	-	
79	Faisalabad	Azad Ahmad	11.50	11.50	-	
80	Bahawalpur	Utility Stores Corp	1.60	1.60	-	
81	Multan	Utility Stores Corp	2.50	2.50	-	
82	Quetta	Utility Stores Corp	4.80	4.80	-	
83	Hyderabad	Utility Stores Corp	2.59	2.59	-	
84	Islamabad	Utility Stores Corp	3.57	3.57	-	
85	Multan Road, Lahore	Utility Stores Corp	10.16	10.16	-	
86	Gulberg, Lahore	Packages Ltd	8.70	8.70	-	
87	SITE, Karachi	Speciality Printers	5.10	5.10	-	
88	Taimuria, Karachi	Spot Light Printers	9.18	9.18	-	
89	Gulshan Roti Plant	Ambrian Industries	20.20	20.20	-	

90	Korangi Roti Plant	Utility Stores Corp.	4.12	4.12		
91	Moghalpura Roti Plant	Pakistan Railways				
	Newspapers					
92	N.P.T Building	Army Welfare Trust	185.00	185.00		
93	Mashriq - Peshawar	Syed Tajmir Shah	26.60	26.60		
94	Mashriq - Quetta	Employees Group Mashriq	6.17	6.17		
95	Mashriq - Karachi	Employees Group Mashriq	6.50	6.50		
96	Progressive Papers Ltd. (Pakistan Times LHR & ISB.)	Mian Saifur Rehman	46.10	41.49	4.61	will fall due in 5/97
	Miscellaneous:					
97	Quaidabad Woollen Mills	Jehangir Awan Associates	85.52	78.56	6.96	
98	Makerwal Collieries	Ghani Group of Industries	6.11	6.11		
99	Pak Hy Oils	Tariq Siddique Associates	75.00	30.00	45.00	25.07.96
100	National Petrocarbon	Happy Trading	27.89	21.91	5.98	Rs.2.99m due since 4/98
101	Cotton Ginning Factory	Hamid Mirza	1.76	1.76		
102	Harnai Woolen Mills	Gohar Aijaz	15.17	5.43	9.74	will fall due after trans.
103	Internl. Advertising (Pvt) Ltd		5.18	1.00	4.18	will fall due after trans.
	Grand Total:		**59,900.56**	**57,577.60**	**2,322.96**	

Please Note:

1. 103 units privatised includes disinvestment of 12% shares of PTCL and sale of 20% of Government holding in Mari Gas.
2. The balance sale consideration of Rs 2322.96 million, payable by buyers, include Rs.1194.10 million not fallen due for payment upto 31.01.99.

* **Trans.:** **Means transfer of the unit**

150. *** Ch. Muhammad Anwar Binder:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the State Bank of Pakistan has withdrawn the Post Shipment Export refinancial facility to the Pakistan Tanners, if so, its reasons?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: No

151. *** Ch. Muhammad Anwar Binder:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to make the import of Poultry feed inputs duty free to encourage the export of Poultry Products, if not, its reasons?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: No; there is no such proposal under consideration of the Government because the poultry feed inputs such as vitamins & Amino Acids are already subject to the lowest duty slab of 10%, if imported by the recognized feed mills for the manufacturing of poultry feed. Duty free imports of the poultry feed inputs for the export of poultry products can be made under differnt export schemes

152. *** Ch. Muhammad Anwar Binder:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Plastic Industrial Units have to pay 5% Excise duty and 12% Sale Tax on their products;

(b) whether it is also a fact that Excise duty has been abolished on steel furnaces T.V., refrigerator and Ac Producers;

(c) whether it is further a fact that a plastic manufacturer has to maintain 11 Registers to pay Excise duty and Sales Tax;

(d) whether there is any proposal under consideration of the

Government to give relief to plastic manufactueres like the steel furnace owners; and

(e) whether it is again a fact that 40% Plastic Units in the country have been closed down?

Reply not received.

153. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Finance and Economic affairs be pleased to state:

(a) the number of custom check posts in the Province of Balochistan and the expenditure incurred on these posts during the last two years and the income from these posts during the said period; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to purge customs from corruption?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a)

(1)	No. of Customs Check Posts in Balochistan.	9
(2)	Expenditure incurred during the last 2 years.	Rs. 22 Million\
(3)	Income from these check posts during the last 2 years.	Rs. 214 Million *

* The figures do not include the value of seizure of Narcotics.

(b) Purging the Government machinery form corruption is one of the main priorities of the Government. The Customs department is no exception to this clear objective. Action under the Efficiency and Discipline Rules, 1973 and Governments Servants Conduct Rules, 1964 lays down specific instructions

for action against Government officials. Corruption is dealt with strictly in accordance with the rules, regulations and is an all time on-going process.

154. * **Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that Pakistan's trade deficit has fallen to one billion US dollars during the first five months of the current financial year as compared to the corresponding period last year?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: No. Pakistan's trade deficit has fallen to US$ 554.5 million during first five months of the current financial year as compared to US$ 1020.8 million of the corresponding period of last year.

155-B. * **Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** Will the Minister for Commerce be pleased to state whether it is a fact that the officers of commerce group of 1974 and onward batches have not been promoted to BPS 2; if so, its reasons?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: No. Eight officers of the Commerce & Trade Group from 1974 batch already stand promoted to BS-20. The promotion of five officers to BS-20 of 1974 and onwards batches was recommended by the Central Selection Board recently. However, the case has not been approved by the Competent Authority for want of indentification of clear vacancies.

Cases for promotion to respective grades are considered as and when vacancies occur in these grades against the encadred posts in the group.

156. * **Mr. Ilyas Ahmad Bilour:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether the process of privatization of remaining industrial units will be completed by the deadline fixed for the said work; and

(b) the amount of sale proceeds of the units privatized by the end

of April, 1998 and its untilization?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) the Government of Pakistan is trying its best to privatise the remaining Industrial units by the dead line fixed for the said work.

(b) the total sale proceeds of the units Privatised (including Industrial Units) till the end of the April 1998 amounted to Rs. 58,786 million. The sale proceeds were utilised as per the Government policy.

157. * **Mr. Sajid Mir:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether the present government has allowed the Islamabad New City Project to continue and whether the Capital Development Authority has any concern with the project?

Minister Incharge of the Cabinet Division: Yes. The Cabinet Committee on Investment (CCOI) in its meeting held on 20-12-1997, approved the revival of the Islamabad New City (INC) Project under the name of " Soan City Development Project".

No. According to the CCOI decision dated 20-12-1997, CDA has been allowed to withdraw from the INC Project. The INC Project under the new name and caption as "Soan City Development Project", however, shall be developed by M/S Asia Challenge Investment)Pvt) Ltd. of Singapore in Zone-5, Islamabad according to the Modalities and Procedure framed by the CDA for development of private housing schemes in Zone-2 and 5 under the ICT (Zoning) Regulations, 1992.

158. * **Mr. Sajid Mir:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether National Bank of Pakistan or any other

Pakistani Bank has its branch in Italy if not, whether there is any proposal under consideration of the Government to open a bank branch in Italy?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Presently there is no branch of any Pakistani bank operating in Itlay. If any Pakistani bank considers it feasible to open a branch in Itlay it can apply to State Bank of Pakistan for permission.

159. * Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total amount realised by the Nationalised Commercial Banks during the present calendar year, out of their stuck-up loans?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Rs.8830 million were recovered in cash by three Nationalized Commercial Banks i.e. NBP, HBL and UBL during the calendar year 1998 out of their stuck-up loans.

160. * Mr. Habib Jalib Baloch: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to refer to the Senate starred question No. 17 replied on 18-12-98 and state:

(a) whether the housing society has taken further steps to remove the objections and approached CDA for approval in this regard; and

(b) the area of land purchased in each scattered pocket by the housing society?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Yes, the Cabinet Division Housing Society did approach CDA in May, 1998 with a fresh site plan restricting it to Sector E-16 after inclusion of some land, making the total land 1605 kanals but the revised site plan did not include the land for the mandatory evenue/main corridor between adjacent D-16/E-16 and also did not provide the land ownership documents.

The observation was again conveyed to the Society during Aug., 1998. No response has yet been received from the Society. About water supply, the society has been issued a notice dated 30-12-98 to submit test bore report within two months period. They have not responded to this requirement too.

(b) As per information submitted by the Society, the pocket located in Sector D-16 was comprising 250 kanals whereas other pocket in Sector E-16 was comprising 1350 kanals. Now the society is in the process of arranging addl. land in same pocket of E-16.

162. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number of persons working on daily wages in National Bank of Pakistan with province-wise break-up; and

(b) the time by which their services will be regularized?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) 1167 persons are working in NBP on daily wages. Province-wise break-up of these persons is as under:-

Sindh (including H.O.)	144
Punjab	186
NWFP	363
Balochistan	256
Azad Kashmir	218

(b) Presently no proposal to regularize the services of this staff is under consideratio of the Bank.

163. * **Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the value of Pakistan exports in the months of July and December, Separately, during 1995-1996, 1997 and 1998; and

(b) the percentage of increase or decrease in export during the said period separately?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) The value of Pakistan exports in the months of July and December during 1995, 1996, 1997 & 1998 is given below:

Value million US$

	July	December
1995	518.5	717.2
1996	575.5	801.2
1997	662.0	838.0
1998	592.0	732.4

(b) The percentage of increase or decrease in export in the months of July and December during 1995, 1996, 1997 & 1998 is given below:-

	July	December
1995	-6.6	-3.9
1996	11.0	11.7
1997	15.0	4.6
1998	-10.6	-12.6

164. * Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the revenues generated by the CBR during the months of July to December 1996, 1997 and 1998 with head-wise break-up?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: The revenue generated by the CBR

during the months of July to December, 1996, 1997 and 1998 with head-wise break-up is as under:-

(Rs. in billion)

Tax HEADS	July ------		December
	1996	1997	1998
Direct Taxes	39.6	47.1	49.8
Sales Tax	40.3	31.1	39.9
Central excise	25.9	28.8	28.7
Customs	51.8	44.6	38.7
Total	157.6	151.6	157.1

165. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of persons appointed in Sukkur Income Tax zone in BPS 1 to 15 from July, 1993 to June, 1996 with district-wise break-up?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sukkur Zone of Income tax was established on 1st March, 1994. Two hundred seventy-eight persons were appointed in BPS- 1 to15 from 1st March, 1994 to 30th June, 1996 in tyhe Sukkur Zone, Income Tax Department. District-wise break-up is given below:-

District	Number of persons appointed
Sukkur	87
Larkana	34
Shikarpur	86
Jacobabad	10
Quetta	20

Ghotki	01
N. Feroze	03
Sibi	01
Nasirabad	03
Khairpur	24
Gawadar	01
Loralai	01
Jafrabad	03
Pishin	01
Lasbella	01
Khuzdar	01
Panjgur	01
Total:	278

166. ***Mr. Taj Haider:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the names of persons employed as consultants in the United Bank Limited during the present regime indicating also their salaries and other emoluments; and

(b) the amounts and terms and conditions of loans allowed to them?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) 109 consultants have been employed on contract by UBL during the present regime. A list indicating their salaries is at Annex. 'A'.

(b) The amounts and terms and conditions of the loan allowed to

them is at Annex. 'B'.

Annexure A

United Bank Limited

Total Consultants Hired in UBL as on 24/2/99

Sr. #	Name and Designation		Remuneration pay	Benefits / Allowances			Terms & Conditions of Service	Remarks
				Car C.C	Provident fund / PM	OPD Medical		
1	Amjad Karim	ADC to President	115,000	1300	7,419	1500	3 Years	
2	Muhammad Sharif	Credit Admin. Chief	115,000	1300	7,419	1500	3 Years	
3	Mehboob A. Karim	Div.Head & H.O Oper. Head	175,000	1300	11,290	1500	3 Years	
4	Khalid Munawaruddin	Chief of SAM (D) & Legal	225,000	1300	14,516	1500	3 Years	
5	Haroon Rasheed	Sales & Service Cordtr. Lahore	135,000	1300	8,710	1500	3 Years	
6	Shabbir Buxamoosa	Div.Head Computer Division	115,000	1300	7,419	1500	3 Years	
7	Syed Shahid Raza	Head Consumer Banking	208,333	1300	13,441	1500	3 Years	
8	Muhammad Hanif	Cordtr. RAO Lahore	115,000	1300	7,419	1500	3 Years	
9	Syed Ali Azhar Naqvi	Head of Remedial Mngt. Int'l	241,667	1300	15,591	1500	3 Years	
10	Abdul Rahman	Head SAM (G) Yellow Cab Lahore	90,000	1300	5,806	1500	3 Years	
11	Waqar A.Mian	Head SAM (G) Legal Lahore	90,000	1300	5,806	1500	3 Years	
12	Arif Mukhtar	Head of CBG	304,187	1300	19,625	1500	3 Years	
13	Syed Liaqat Naqvi	Manager Financial Institution	60,000	-	3,871	1500	1 Year	
14	Zaheeruddin Ahmed	Market & Product Develop. Cordt.	200,000	1300	12,903	1500	3 Years	
15	Amin Anjum	Manager	50,000	-	3,226	1500	3 Years	
16	Kamran Z. Farooqui	Manager	45,000	-	2,903	1500	3 Years	
17	Kh. Zamirul Hassan	Manager	50,000	-	3,226	1500	1 year	
18	Basir Mirza	RAC Faisalabad	100,000	1300	6,452	1500	3 Years	

S. #	Name and Designation		Remuneration Pay	Benefits / Allowances			Terms & Conditions of Service	Remarks
				Car C.C	Provident fund / PM	OPD Medical		
19	Zafar Anjum Awan	RAO Islamabad	100,000	1300	6,462	1500	3 Years	
20	Gul M. Khan	Operational Head Life. Region	100,000	1300	6,452	1500	3 Years	
21	[illegible] Khawaja	Business Mngr CBG Lhe	210,000	1300	13,548	1500	2 Years	
22	A. Majeed Munshi	Manager	35,000	-	2,258	1500	2 Years	
23	Nabila Qadir	Officer	9,700	-	626	750	3 Years	
24	[illegible] Alam	Head Reporting & Statistics SAMG Lhe	65,000	-	4,194	1500	3 Years	
25	[illegible]	Head Reporting & Statistics SAMG Lhe	75,000	-	4,833	1500	3 Years	
26	[illegible] Nadeem	Officer	[illegible]	-	516	750	[illegible] Years	
27	Salman A. Usmani	Head Treasury	267,2[illegible]	1300	17,241	1500	3 Years	
28	[illegible]	Officer	30,000		1,390	1500	3 Years	Resigned with [illegible] relieved on 28.2.53
29	[illegible] Ali	RAO Karachi	1[illegible]0,000	1300	3,462	750	3 Years	
30	[illegible]	Officer	20,000		[illegible]	1500	2 Years	
31	[illegible] Ashraf	SRM Karachi	58,700	1300	4,1[illegible]	1500	3 Years	
32	Osman Qazi	Manager	50,000	300	3,226	1600	3 Years	
33	Tariq A. Khan	Head of Transc. Banking Intl [illegible]	[illegible]7,500	1300	5,871	1500	3 Years	

34	S. Wasim Akhtar	Manager	35,000	-	2,258	1800	3 Years		
35	[illegible] A. Khan	Manager Trea. Karachi	70,000	-	4,516	1500	1 year		
36	Amin [illegible]	Manager Ope. Karachi	54,000	-	3,484	1600	1 year		
37	Akram Sayeed	Country Operations Head CBG	250,000	1300	16,129	1500	3 Years		
38	Shehzad ur Rahman	Manager	50,000	-	3,226	1500	3 Years		
39	Mushtaq Ahmed	Manager	40,000	-	2,581	1500	3 Years		
40	Lloyd D'Soza	Junior Foreign Exchange Dealer	60,000	-	3,871	1600	3 Years		
41	Naeem uddin Khan	Chief SAM Lahore	200,000	1300	12,903	1500	3 Years		
42	Pervaiz Alam	Operations Manager Karachi	110,000	1300	7,097	1500	1 year		
43	Qasim Hassan	Manager	30,000	-	1,936	1600	1 year		
44	Rizwan Muhammad	Officer	10,000	-	645	1600	1 year		
45	Zafar A. Chaudhry	Consultant	58,333	-	3,763	750	3 Years		
46	Nauman A. Tariq	Snr. Foreign Exchange Dealer Karachi	100,000	1300	6,452	1500	3 Years		
47	Rafia Hussain	Manager Micro Credit	140,000	1300	9,032	1600	3 Years		
48	Abdul Majeed Akhtar	Manager	30,000	-	1,936	1500	3 Years		
49	Malik Nisar Hussain	Manager	50,000	-	3,226	1500	3 Years		
50	Shams-ul-Arfeen	Officer	10,000	-	645	1300	3 Years		
51	Zoha Imam	Manager Consumer Banking	110,000	1300	7,097	1500	3 Years		
52	Nwa. A. Gareeb	Manager Consumer Banking	110,000	1300	7,097	1500	3 Years		
53	Nuzair Muhammad	Manager	50,000	-	3,226	1500	3 Years	Resigned will be relieved on 4.3.[illegible]	
54	Zaffar Hussain	Officer	17,000	-	1,097	1500	1 year		
55	Imtiaz Ali Sheikh	Manager	35,000	-	2,258	1500	3 Years		
56	Ms. Atrabah Younus	Officer	10,000	-	645	750	3 Years		

۳۰

Sr #	Name and Designation		Remuneration pay	Benefits / Allowances			Terms & Conditions of Service	Remarks
				Car C.C	Provident fund / PM	OPD Medical		
57	Syed Hashim Raza	Officer	25,000	-	1,613	1500	3 Years	
58	A. R. Kharadi	Head Consumer Banking Southern	210,000	1300	13,548	750	3 Years	
59	Saleem Nawaz	Manager Consumer Banking	65,000	1300	4,194	1500	3 Years	Resigned & relieved
60	Rao Muhammad Tahir	Officer	25,000	-	1,613	1500	3 Years	
61	Syed Liaquat Ali	Chief Financial Controller	255,000	1300	16,452	1500	3 Years	
62	Shehzad Kazmi	Manager	32,000	-	2,065	1500	3 Years	
63	Gulistan Malik	Manager Establishment Services	135,000	1300	8,710	1500	3 Years	
64	Makhdoom Omar Sharyar	Manager	27,000	-	1,742	1500	3 Years	
65	Mansoor Akber	Senior Credit Officer	200,000	1300	12,903	1500	3 years	
66	Zafar Iqbal	Officer	6,000	-	387	1500	2 Years	
67	M. Faisal	Officer	10,000	-	645	1500	3 Years	
68	Agha Shujaat Ali	Operations Head Faisalabad	60,000	-	3,871	750	1 Year	
69	Amin ur Rehman	SRM CBG	120,000	1300	7,742	750	3 Years	
70	Noman Amjad	Manager	37,500	-	2,419	1500	3 Years	
71	Waseem Aslam	Manager	30,000	-	1,935	1500	3 Years	
72	M. Naseer uddin	Officer	9,000	-	581	1500	1 Year	
73	Hasan Abbas Shah	Officer	25,000	-	1,613	1500	3 Years	
74	Tahir Anjum Awan	Manager	50,000	-	3,226	750	3 Years	
75	Waleed Hassan	Officer	12,000	-	774	1500	3 Years	

United Bank Limited

Sr.	Name and Designation		Remuneration pay	Benefits / Allowances			Terms & Conditions of Service	Remarks
				Car C.C	Provident fund / PM	OPD Medical		
76	Umair Mahmood Banday	Officer	14,000	-	903	1500	3 Years	
77	Syed Munir Alam	Officer	17,000	-	1,097	750	3 Years	
78	Amir Manzoor	Officer	16,000	-	1,032	750	3 Years	
79	Nilofer Ahmed	Manager	40,000	-	2,581	750	3 Years	
80	Pervez Mobin	Director HRD	100,000	1300	6,452	750	3 Years	
81	Sadia Muzaffar	Relationship Service Manager	65,000	1300	4,194	750	3 Years	
82	M. Zakria Qureshi	Manager	40,000	-	2,581	1500	1 Year	
83	Mushtaq Ahmed	Officer	11,500	-	742	1500	3 Years	

84	Ahmed Razi Ghazali	SRM Lahore	105,000	1300	6,774	1500	3 Years	
85	Ahmed Wasim	Manager	36,500	-	2,355	1500	3 Years	
86	Rafi Mohd. Khan	Manager	50,000	-	3,226	750	2 Years	
87	Emad ul Hassan	Financial Accountant	72,000	-	4,645	1500	3 Years	
88	Mirza Jamshed Baig	Manager	45,000	-	2,903	1500	3 Years	
89	Amir Khan	Manager	32,000	-	2,065	1500	3 Years	
90	Mehmood Hussain	Manager	35,000	-	2,258	750	3 Years	
91	Anwer Ali Hussain	Branch Banking Manager	120,000	1300	7,742	1500	3 Years	
92	Faisal Kemal	Relationship Manager CBG	58,000	-	3,742	1500	3 Years	
93	Masood A. Khan	Manager	35,000	-	2,258	1500	3 Years	
94	Laqa Sarwar	Manager	50,000	-	3,226	1500	3 Years	

Sr. #	Name and Designation		Remuneration pay	Benefits / Allowances Car C.C	Provident fund / PM	OPD Medical	Terms & Conditions of Service	Remarks
95	Ameer Karachiwalla	Chief of Staff	200,000	1300	12,903	1500	3 Years	
96	M. Shabbir Kasbati	Financial Controller	95,000	1000	6,129	1500	3 Years	
97	Syed Raza Husain	Manager System Services	125,000	1300	8,065	1500	3 Years	
98	Abid Hussain Jaffree	Manager	30,000	-	1,935	1500	3 Years	
99	Kamal Tahir	Snr. Manager. Premier Cnsmr. Banking	125,000	1300	8,065	1500	3 Years	
100	Hamesh Khan	SRM CBG Lahore	83,000	1000	5,355	1500	3 Years	
101	Omer Hussain	SRM CBG Karachi	83,000	1000	5,365	1500	3 Years	
102	Asim Kaleem Siddiqui	Officer	18,000	-	1,161	750	1 Year	
103	Sajjad Zaheed Tanoli	Head of Loan Admin. SAM Domestic	100,000	1000	5,452	1500	3 Years	
104	Farrukh Khan	Manager	45,000	-	2,903	750	3 Years	
105	Haroon Aziz	Manager	50,000	-	3,226	750	3 Years	
106	Zahid Hamid	Officer	7,000	-	452	750	3 Years	
107	Ms. Sheema Agha	Officer	14,000	-	903	750	1 Year	
108	Mohammad Ejaz uddin	Audit Chief Domestic	212,500	1300	13,710	1500	3 Years	
109	Wasif Islam Raza	Officer	12,000	-	774	750	3 Years	

Annexure B

UNITED BANK LIMITED

Amount and terms & conditions of Advances to consultants

Rs. In

S.No.	Name	House Building Advance @ 3%		Car advance @ 3%		3 months salary advance @ 10%		Furniture & Fixture (Capital Asset Advance) @ 3%	
		Amount	Repayment period (Year/Month)	Amount	Repayment period (Year/Month)	Amount	Repayment period (Year/Month)	Amount	Repayment period (Year/Month)
1	Mehboob A. Karim	1.604	10.00	-	-	-	-	-	-
2	Mustaque Jindani	4.909	14.05	-	-	-	-	-	-
3	Syed Ali Azhar Naqvi	4.196	16.07	-	-	-	-	-	-
4	Syed Shahid Raza	3.785	14.05	-	-	-	-	-	-
5	Arif Mukhtar	6.058	11.02	-	-	-	-	-	-
6	Zaheer uddin Ahmed	5.000	20.00	-	-	-	-	-	-
7	Fawzi Khawaja	5.000	13.08	-	-	-	-	-	-
8	Basir Mirza	2.200	10.03	-	-	-	-	-	-
9	Zahoor Anjum Awan	2.200	14.02	-	-	-	-	-	-
10	Syed Qurban Ali	1.500	13.04	-	-	-	-	-	-
11	Tariq A. Khan	2.856	16.06	-	-	-	-	-	-

UNITED BANK LIMITED

S.No.	Name	House Building Advance @ 3%		Car advance @ 3%		3 months salary advance @ 10%		Furniture & Fixture (Capital Asset Advance) @ 3%	
		Amount	Repayment period (Year/Month)	Amount	Repayment period (Year/Month)	Amount	Repayment period (Year/Month)	Amount	Repayment period (Year/Month)
12	Mudassir Amray	0.947	20.00	-	-	-	-	-	-
13	Noor Akram Sayeed	3.750	11.02	-	-	-	-	-	-
14	Ms. Rafia Hussain	4.290	15.04	-	-	-	-	-	-
15	Syed Liacuat Ali	6.000	12.00	-	-	0.493	2.00	1.000	5.00
16	Nauman A. Tariq	2.720	20.00	-	-	-	-	-	-
17	Saleem H. Amlani	3.910	15.10	-	-	-	-	-	-
18	Ms. Zoha Imam	4.500	15.06	-	-	-	-	-	-
19	Pervez Alam	3.200	19.02	-	-	-	-	-	-
20	Ms. Nwal Gareeb	2.500	20.00	-	-	-	-	-	-
21	Gulistan Malik	1.655	16.04	-	-	-	-	-	-
22	Saleem Nawaz	2.500	20.00	-	-	-	-	-	-
23	Pervez Mobin	2.066	18.00	-	-	0.194	2.00	-	-
24	Gul Muhammad Khan	2.000	8.07	-	-	-	-	-	-
25	Mansoor Akbar	4.000	7.06	-	-	-	-	-	-

UNITED BANK LIMITED

S.No.	Name	House Building Advance @ 3%		Car advance @ 3%		3 months salary advance @ 10%		Furniture & Fixture (Capital Asset Advance) @ 3%	
		Amount	Repayment period (Year/Month)	Amount	Repayment period (Year/Month)	Amount	Repayment period (Year/Month)	Amount	Repayment period (Year/Month)
26	Nuzair Muhammad	0.900	20.00	-	-	-	-	-	-
27	Shabir Kasbati	1.773	20.00	-	-	-	-	-	-
28	Aameer Karachiwalla	2.542	17.01	-	-	-	-	-	-
29	Kamal Tahir	1.411	14.06	-	-	-	-	-	-
30	Akber A. Chughtai	4.395	10.00	-	-	-	-	-	-
31	Sajjed Zaheer Tanoli	1.551	10.00	-	-	-	-	-	-
32	Amjad Karim	-	-	-	-	0.222	2.00	-	-
33	Liaquat Ali Naqvi	-	-	-	-	0.116	2.00	-	-
34	Muhamad Ejaz uddin	-	-	-	-	0.411	2.00	-	-
35	Nauman Amjad	-	-	0.186	10.00	-	-	-	-
36	Aamir Khan	0.186	10.00	-	-	-	-	-	-
37	Shabbir Buxamoosa	-	-	-	-	0.085	2.00	-	-
38	Emad ul Hassan	-	-	-	-	0.130	2.00	-	-
39	Ahmed Wasim	-	-	0.209	5.00	-	-	-	-

167. * Dr. Safdar Ali Abbasi: Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the details of the pending suits filed by NCBs and DFIs against defaulters of the amount of Rs. 10 million and above indicating also the date on which the suit was filed; and

(b) the names of the Banking Tribunals in which each suit is being heard and the names of the lawyers representing the NCBs and DFIs?

Mr. Muhmmad Ishaq Dar: The information is being collected from banks and DFIs. As soon as it is received the reply will be placed on the table of the House.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین- جناب محمد انور خان درانی صاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر مورخہ ۳ اور ۴ مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین- ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر یکم تا تین مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں -

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین- جناب وقار احمد خان صاحب نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے - کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں-

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین- قاضی محمد انور صاحب نے بعض پیشہ ورانہ مصروفیات کی بنا پر آج

مورخہ تین مارچ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جناب غلام قادر چانڈیو صاحب نجی مصروفیات کی بنا پر یکم اور دو مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جی جناب خالد انور صاحب ۔ ایک منٹ جی ۔ جناب خالد انور صاحب on piont of order ۔ سن لیں کیا کہنا چاہتے ہیں ۔ جی خالد انور صاحب ۔

POINTS OF ORDER

i) RE: AN ADVERTISEMENT TAKEN OUT BY THE EHTESAB BUREAU IN ALL THE NEWSPAPERS.

Mr. Khalid Anwar : Sir, this morning I read in the newspaper an advertisement taken out by the Ehtesab Bureau. I also read a news item which purported to report a statement issued by a spokesman , on behalf of the Leader of the Opposition said in the High Court. Both these appear in the today's newspapers.

Yesterday, there was a somewhat heated debate and discussion about an advertisement taken out by the Ehtesab Bureau. It was a discussion which, at times, became emotional, it was marked by severity and somewhat moderate comments were made from time to time.

Sir, I thought it appropriate to discuss this with the Ehtesab Bureau. Senator Saifur Rehman is outside the country at the moment. He is not in Pakistan and the view of the Ehtesab Bureau was that repeated attacks are being

made in public on the Ehtesab Bureau notwithstanding the facts that cases are subjudice, cases are pending before the High Court. They felt that they were entitled, therefore, to respond. In essence this is the point of view of the Ehtesab Bureau.

Now, I personally feel sir, that a media trial does not really advance before the justice. I do not think it is advantageous to an accused person and I do not think it is advantageous to a prosecuting agency either. Unfortunately, we seem to be gridlocked, each party accuses the other party of carrying on a media campaign and a media trial. I, with some difficulty, was able to contact Senator Saifur Rehman who, as I mentioned earlier, is abroad. I discussed this matter with him and he reiterated the point of view , which I have just adumbrated before you sir. I understood from him also that perhaps there is a plan to carry on issuance of these advertisements over a period of time. What I discussed with the Senator was that perhaps, it might be more in the interest of justice, if both sides could show restraint. His feeling was that restraint has to be mutual, but afterall one party or the other has to make a commencement. Some one has to take a first positive move, if each side waits for the other side then I think this situation remains dead locked indefinitely. My request to the Senator was that perhaps he would like to take the first step, a step in the direction of creating a more emollient atmosphere in the House.

I did notice yesterday that although there were some heated speeches, some from that side and some, I confess , from our side also. Certain members did maintain dignity, calm and decorum, and Senator Bashir Matta did express whatever he had to say in tones of quite dignity and I appreciated that. Even my friend Senator Raza Rabbani showed restraint yesterday and so did Senator

Safdar Abbasi , for which I am grateful.

Sir, I made this proposal to the Senator that he should take the first step forward. In the hope that there would be a positive response from the other side also. What I have understood from his words, that after tomorrow because perhaps something is already been issued today. After tomorrow restraint will be exercised by the Ehtesab Bureau. After tomorrow there will not be any further advertisements issued in the newspapers. I think this is a positive step, I think it's one which is more in keeping with the traditions of this august House, and the Senator did express wish and hope that there would be a positive reponse from the other side, that the Leader of the Opposition would also think it fit and proper to seize assailing the High Court and show restraint and dignity. I hope that she will do so, I have no reason to believe that she will not do so. I did express to the Senator that on the understanding , and this is of course the Leader of the Opposition's prerogative whether she wishes to carry on a media campaign or whether she wishes to contest against in a Court of Law, this is her prerogative. I think , in the hope and expectation that she will respond in the same spirit in which Senator has agreed, no further advertisements will appear after tomorrow, although the Senator did reserve his right to respond. In case there was a negative answer, either on facts or through actions, what I hope that won't take place sir, and I will also hope that we can have a more conciliatory atmosphere in this august Chamber , which I think will be welcomed by all of us beacuse at the end of the day, my honourable friend the Leader of the Opposition sitting here made a reference to the fact that Lawyers have a relationship, make heated remarks in a court room and at the end of the day sit down and have a cup of tea together. I think there is no reason why all of us, who represent the unity

of the federation also, can't show a similar spirit of good will on the bases of which we can proceed further. Thank you very much sir.

سید اقبال حیدر۔ " ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا" کیا ظلم کی بات ہے ۔ گند بلا اچھالنے کے بعد کہہ رہے ہیں کہ اب مزید نہیں اچھالیں گے۔

جناب چیئرمین۔ پہلے اعتزاز صاحب کو بات کر لینے دیں اس کے بعد بات کریں۔ جی اعتزاز صاحب۔

Ch. Aitzaz Ahsan: Mr. Chairman, first of all to please and for the satisfaction of my learned friend, I will today take to the language that he is committed to, and not pain him, not viciate the atmosphere by speaking in the language that my mother taught me, and this is only for his sake. I hope, someday he will respond this gesture of good will in the same spirit also.

Mr. Chairman, one thing has emerged clearly from what the honourable Minister has said and the bottom line is that he has admitted and mind you, to the extent that he has charged us with any impropriety concerning proceedings in courts. It is for us to admit or deny that impropriety but to the extent that he speaks for himself, for his government, for the Ehtesab Cell which is a part of the government lodged in the former Prime Minister's Secretariat to the extent of, to which he speaks for himself and those whoare his own, the Minister confesses. Now that is the law, I assume he would know that if Iadmitted to a fraud and said that the Minister has also committed a fraud, so far as my statement concerning him is concerned, it is a deniable allegation, but to the extent that it concerns me, it is a confession. The Minister confesses that the advertisements are wrongand they are a misuse, a misapplication of public funds. Then why wait for tomorrow?

I can not understand how they can say that after tomorrow there will be

a cease fire, if there is a cease fire, they must do it today, because what he admits and what he confesses is that what will be printed tomorrow by the Newspapers shall be in contempt of court and a misapplication of the funds of this country and of the State and this he is admitting today for a publication that is going to come out tomorrow and I, on the basis of his statement in the first instance, must put everyone to notice who publishes those advertisements tomorrow, evry civil servant who pays for them, every civil servant or treasurer who disburses that amount, who signs it, let him be served a notice, every press and newspaper that publishes that tomorrow that by the confession of the Law Minister, this great lawyer , that is illegal and that is going to invite penal, criminal consequences. When we are able to take those measures, we reserve the right to do so, that will be at an appropriate time but every official who pays for those advertisements, who reserves that, who signs that is a party to it, how low so ever, how high so ever, every Minister, every department is noticed as of today because of the confession of my learned friend that that is illegal which is being published tomorrow. Now he wants us to respond, I respond as of tomorrow Mr. Chairman, the government says, the government will not be publishing advertisements, it will cease the process of publishing advertisements.

Alas ! I can not respond with gratitude because they have yet to come out and saying that they will not even use the Pakistan Television. This is only a little slub. He has magnanimously thrown at us. I will not hit on the nose. Oh ! I will not hit you on the nose but I will shoot you through the eyes. I am not satisfied. I take no comfort from the misapplication and misuse of the country's time, of the State expense and of the State resources to malign political opponent , particularly in matters pending before the court but I will respond. He says, he

will not issue advertisements which are issued at State expense after tomorrow.

Mr. Chairman , I assure this House in respond that we in the Opposition will also not employ and use any government fund , in the meantime , to make any statement to obtain any newspaper's space. He does us no great favour by saying what he does. He does us no great favour that he will not be publishing advertisements. These are in contempt of court but I will respond equally warmly, what in fact his statement is , what in fact he says is that he and the government and the Ehtasab Bureau will not utilize government funds in character assassination of the Opposition. I respond by saying that the Opposition will also not employ or use any government fund for anything against the government. I said yesterday, we do not resent your statements, when your ministers make statements against us, they may be false , they may be based on utter misinterpretation of the fact but they have a right to say what they say. When they say, your government did this , your government did that, we may dispute it but they have a right, Mr; Laleka , Mr. Gohar , they have a right to say it but when they publish these advertisements on , let's assume tomorrow the WAPDA publishes advertisements with Senator Asif Zardari and Mohterma Benazir Bhutto's photograph on that , I am sure Gohar Ayub Khan will never subscribe to such a course of action. It is only the small minions who consider themselves gods and what largest, I will publish one advertisement against you Mr. Chairman tomorrow and then I will restrain why tomorrow? I don't understand.

I can reciprocate and I have reciprocated his offer but I am saying this is not enough. You are giving us nothing . You are giving us no favour , go ahead if you want to. If it is published tomorrow , as far as we are concerned , there is no ground for any understanding, no ground for any positive response. This is

not a positive offer. This is like knifing a man and saying I will not knife you again, this one blow, let me make one blow and I will not knife you again. Now this is a morbid mind. This is more than the morbid minds. I go back to what actually Hakeem Nayar Wasti said

اور اس کے لئے مجھے اردو میں بتانا پڑتا ہے کہ جب ایسے ذہن اور ایسی زبان میں مطابقت پیدا ہو جائے تو پھر ایسے نمونے ، شاہکار سامنے آتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اب میں کیا کروں ، یہ انگریزی میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ پہلے میں نے کہا تھا ستم ظریفی ، ستم ظریفی تغزل میں بھی آتی ہے ۔ یہ تغزل والی ستم ظریفی نہیں ہے۔ یہ باقاعدہ sadism والی ستم ظریفی ہے جناب چیئرمین۔ ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ واقعتاً آپ نے کل جو کچھ فرمایا ہے میں نے اس کا verbatim لے لیا۔ آپ نے مہربانی کی ہے ، court process ویسے ہی ختم کر دیا ہے اور آج میں آپ کے وکلاء سے discuss کر رہا تھا کہ آپ کا لاءمنسٹر یہ کہتا ہے اور آپ یہ کہتے ہیں۔ الحمدللہ ، وہ ایک علیحدہ بات ہے ہم اس کو عدالت میں لے جائیں گے لیکن اس کے علاوہ آج آپ جو فرما رہے ہیں ، اس طرح کی فیاضی ہم نہیں چاہتے۔ جب آپ کہہ رہے ہیں کہ غلط ہے ، جب آپ اعتراف کر رہے ہیں کہ غلط ہے تو بھئی کل کیوں آئے۔ ایک برائی ہے وہ ایک دفعہ بھی کیوں ہو۔ حکومت پاکستان آج برائی کو برداشت ہی نہیں بلکہ برائی کرنے کا اعلان کر رہی ہے کہ کل ہم ایک غلطی کرنے والے ہیں ، برا کام کرنے والے ہیں۔ برا کام غلط ہے، نا جائز ہے اور آپ ہم پر احسان کر رہے ہیں۔ میں اس کو قطعاً قابل قبول نہیں سمجھتا جو ان کی offer ہے ، ان کی جانب سے جو پیش کش ہے۔ کل بات ہوئی تھی آج نہیں آنا چاہیئے تھا۔ آج بالکل نہیں آنا چاہیئے تھا۔ اگر کل اشتہار آتا ہے تو یہ رکوائیں ، ان کے پاس ذرائع ہیں۔ یہ اخباروں کو کہہ سکتے ہیں کہ کل اشتہار نہ شائع کیا جائے۔ آپ کو ہم نے جو پیسہ دیا ہوا ہے وہ ہم دیگر اشتہارات میں adjust کر لیں گے۔

یہ چیز قطعی طور پر غلط ہے ، ناقابل قبول ہے۔ ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ہم اس کا جواب قطعاً کسی خیر سگالی سے نہیں دے سکتے کیونکہ یہ خیر سگالی نہیں ہے۔ ایک شخص کو کہا جا رہا ہے کہ ایک تھپڑ تو میں مارنے جا رہا ہوں اس کے بعد دوسرا نہیں ماروں گا۔ ہم اس کو مسترد کرتے ہیں ۔ اگر یہ واقعتاً چاہتے ہیں کہ خیرسگالی کی فضا پھیلے ، یہاں وہ فضا قائم ہو جس

میں ہم ساتھ چل سکیں ، پارلیمنٹ اپنا کام کر سکے ، پارلیمنٹ یہاں قانون سازی کر سکے ، آپ بھی فرماتے رہتے ہیں ، راجہ صاحب بھی فرماتے رہتے ہیں ، یاسین وٹو صاحب فرماتے رہتے ہیں ، اب اگر بیچ میں کوئی بیماری آ جائے تو ہم اس کا کچھ نہیں کر سکتے۔ لوگوں کو flu بھی ہو جاتا ہے ، گورنمنٹ کو بھی flu ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جی ہم آپ پر بڑا احسان کر رہے ہیں۔ ہم کوئی فقیر نہیں ہیں۔ ہم کوئی بھکاری نہیں ہیں۔ نہ ہمارے ساتھ اس طرح کا رویہ روا رکھا جا سکتا ہے۔ ہم پارلیمنٹیرین ہیں ۔ ہم قوم کے نمائندے ہیں۔ ہم یہاں اس ایوان کے ممبر ہیں۔ آپ نے چھاپنا ہے ، بے شک چھاپئے ۔بھئی ، یہ آپ کا اپنا ذہن ہے کہ ہم کل ضرور چھاپیں گے ، اس کے بعد ہم دیکھیں گے۔ آپ یہ سب کچھ فضا کو خراب کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ یاسین وٹو صاحب اور راجہ ظفر الحق صاحب جس فضا کو بہتر بنا سکتے ہیں اور اکثر انہی کوششوں سے بہتر بنا لیتے ہیں۔یہ وزیر قانون ہر موقع پر آکر زبان کھولتے ہیں، پھول برساتے ہیں۔ ایسے موتی برستے ہیں ان کی زبان سے،ان کے لہجے سے کہ سارا ماحول ایک بازار بن جاتا ہے۔

جناب چیئرمین : جی خالد انور صاحب۔

جناب خالد انور : میں مختصراً عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سینیٹر اعتزاز احسن کی تقریر سن کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ ان کی ایک خوبی ہے اور خاص انہی کی خوبی ہے ، میں نے کسی اور شخص میں نہیں دیکھی ہے کہ ان کے قریب سے بھی grace یا dignity نہیں گزری۔ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ میں وہ زبان استعمال کروں گا، جو غالباً ان کے ذہن میں خیالات ہیں۔ غالباً وہ پسند فرمائیں گے کہ پنجابی زبان میں یا کسی اور زبان میں گالی گلوچ کریں۔ ان کی جو ذہنیت ہے وہ نہیں تبدیل ہو سکی۔ میں نے ایک offer دی۔ باقی سب نے خوشی سے سنی لیکن اعتزاز احسن صاحب کو تو دکھ ہی ہوا۔ ان کو یہ بات چبھی۔ تو میں اس پر اوروقت ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ ہم نے تو فراخدلی سے ایک offer دی تھی ، تجویز دی تھی اور میں stress کرنا چاہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ ان کی درخواست ہائی کورٹ میں pending ہے ، مناسب یہ ہوتا کہ یہ خودوہاںجاتے ، خود ہائی کورٹ سے کوئی آرڈر لیتے لیکن یہ ہائی کورٹ سے آرڈر لینے کی بجائے جن کی وہ دھمکیاں دیتے ہیں، ہمیں ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ کرتے کیا ہیں ججوں کو گالی دیتے ہیں۔ ججوں کے خلاف بیان دیتے ہیں۔ وہ contempt of court ان کو نظر نہیں آتا۔ وہ قطعاً نظر نہیں آتا

کہ کہیں جو بھی جج ہے، اگر کوئی پاکستانی جج ہے وہ biased ہے، اگر Switzerland میں جج ہے وہ biased ہے، اگر انگلستان میں جج ہے وہ biased ہے۔ غالباً ایک ہی جج ہوسکتا ہے ان کے مطابقپورے ملک میں جو biased نہیں ہے، اس جج کا نام غالباً اعتزاز احسن صاحب ہیں۔ اگر وہ پسند فرماتے ہیں تو ان کو بھی جج کے لئے recommend ہم کر سکتے ہیں۔ تو اس میں، میں اور وقت نہیں گزارنا چاہتا۔ ہم نے offer دی ہے اب ان کی مرضی ہے accept کریں یا نہ accept کریں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میں صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ خالد انور صاحب کی ایک تو ذاتی پرخاش اعتزاز صاحب کے ساتھ اتنی زیادہ ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ ان کی محبت اتنی زیادہ ہےیا کیا ہے کہ جب وہ اٹھتے ہیں نہایت (xxxxxx) انداز میں اور نہایت (xxxxxx) انداز میں کوئی نہ کوئی ایسی بات کرتے ہیں جس سے دل آزاری مقصود ہوتی ہے اور کچھ نہیں۔ بات یہ ہے کہ آپ کا عدالت میں ٹکراؤ رہا ہے اور وہ اچھا ٹکراؤ رہا ہے۔ ہوسکتا ہے آپ نے کیسز جیتے بھی ہوں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اس فلور پر کھڑے ہو کر جو چاہیں اور جس قسم کی بات چاہیں آپ قائد حزب اختلاف کے بارے میں کہتے رہیں۔ Sir, I take serious exception to this. اور جہاں تک judiciary کا مسئلہ ہے،

(interrruption)

Mr. Chairman: I must warn you, this is not appropriate, it is against the rules, I expunge these remarks. Safdar Abbasi sahib please sit down. I will not allow this.

زاہد خان صاحب آپ اپنا point of order لائیں۔

(interruption)

Mr. Chairman: Please sit down Safdar Abbasi sahib, what you are saying is against the rules, it is againt the Constitution, I cannot permit it.

[(xxxxxx) these words were expunged by the order of the Chairman]

آپ یہ باہر media میں بے شک کرتے رہیں' لیکن اس سینٹ میں I have a responsibility, I will not allow it. آپ بیشک اخباروں میں کہتے رہیں' میری بھی کچھ ذمہ داری ہے۔ Sorry, please sit down, all this is expunged. جی جناب زاہد خان صاحب ۔ Please, please sit down. اتنا جوش نہیں ہونا چاہیئے کہ اپنے آپ کو damage کرتے پھریں اور ساتھ ساتھ ہاؤس کو بھی خراب کریں۔ ہاں باہر اخباروں میں ٹھیک ہے' جلسوں میں ٹھیک' "this is not a "jalsa۔ جی زاہد خان صاحب آپ بات کریں۔

ii)RE: THE ARREST OF MR. AMIN KHATTAK PRESIDENT ANP SINDH.

جناب محمد زاہد خان : جناب میرا جو point of order ہے وہ یہ ہے کہ ہماری پارٹی ' اے این پی کے سندھ صوبے کے صدر جناب امین خٹک صاحب کو کل گرفتار کیا گیا ہے اور جناب والا! یہ وہ امین خٹک صاحب ہیں کہ پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں جناب میاں صاحب جب کراچی جاتے تھے تو بغیر امین خٹک کے وہاں جلوس نہیں نکل سکتا تھا تحریک نجات میں اور یہاں تک کہ گھر سے بھی باہر نہیں نکل سکتے تھے اور ایئر پورٹ سے باہر بھی نہیں نکل سکتے تھے اور یہ کہا جاتا تھا کہ امین خٹک صاحب کو بلالیں پھر ہم جلوس لے کر جائیں گے۔ آج میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا ہوا؟ کیا یہ سیاسی انتقام کی کارروائی نہیں ہے کہ اس امین خٹک کو' یہ ماجد سلطان بیٹھے ہوئے ہیں ' یہ گواہ ہیں کہ ان کے گھر سے میاں صاحب باہر نہیں جا رہے تھے ،جب تک امین خٹک وہاں پر نہیں آئے تھے۔ حلیم صدیقی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پر ' ان کو پتا ہے کہ وہ اس وقت تک ان کے گھر سے باہر نہیں گئے جب تک امین خٹک وہاں نہیں پہنچے تھے۔ ہمارے کارکن وہاں نہیں آتے تھے تو یہ نکل نہیں سکتے تھے پیپلز پارٹی کے دور میں کراچی میں۔ جلوس نہیں نکال سکتے تھے۔ آج ان کو وہ 1987-88ء کا مقدمہ یاد آیا اور ان کو گرفتار کیا گیا۔ یہ سیاسی انتقام کی کارروائی ہے۔ آپ کس کس کے ساتھ کریں گے۔ اخبارات میں کسی کے خلاف اشتہارات دیں گے۔ لوگوں کو جیلوں میں بند کرو گے۔ یہ حکومت ایسے نہیں چلتی۔ آپ لوگ کس طرف اس ملک کو لے جا رہے ہیں۔ آپ ہر جگہ پر ہاتھ ڈال رہے ہیں' ہر جگہ غلط

کارروائی کر رہے ہیں۔ کسی بھی ممبر کو آپ نہیں چھوڑتے۔ آج ہمارے عاقل شاہ کے خلاف بھی آیا ہے کہ وہ بھی نادہندہ ہیں حالانکہ وہاں پر اس کے خلاف کوئی ادائیگی ہے بھی نہیں۔ آپ صرف اپوزیشن کو دبانے کے لئے کارروائیاں کر رہے ہو۔

کل یہی دن نہیں ہونگے' اور آپ نہیں نکل سکیں گے۔ کیونکہ کراچی میں آپ ایک قدم بھی ہمارے بغیر نہیں جا سکتے تھے وہی امین خٹک کے بغیر؛ جب امین خٹک کا نام نہیں آتا تھا تب تک میاں صاحب ایئرپورٹ سے باہر نہیں جا سکتے تھے۔ آج آپ نے اس کو گرفتار کیا۔ آپ کو ہم نے ملتان میں بھی دیکھا ہے ' آپ کو لاہور میں بھی دیکھا ہے آپ مال روڈ سے بھی بھاگ چکے ہیں۔ آپ کیا ہمارے سامنے بات کرتے ہیں۔ ہمارا مزاحمت کھلواؤ ' نو سال میں ہم آپ لوگوں کو دیکھ چکے ہیں کہ آپ کی کیا سیاسی قوت ہے' آپ کے کیا سیاسی عزائم ہیں۔ اس بات پر میں آپ سے کہتا ہوں کہ ہمارے بندے کے خلاف کوئی بھی کیس ہے اسے فوراً رہا کیا جائے ۔ جناب چیئرمین' کیونکہ وہاں پر صوبائی گورنمنٹ بھی نہیں ہے جو کہ جواب دے گی کہ یہ صوبائی معاملہ ہے۔ وہاں پر گورنر رول ہے جس کو ڈائریکٹ سنٹر سے ریموٹ کنٹرول سے چلا رہے ہیں۔ آپ فوراً یہاں سے آرڈر کر دیں۔ کیونکہ یہ وہی لوگ ہیں جب آپ ان کے بغیر ملتان تو کیا' لاہور کے مال روڈ پر بھی نہیں نکل سکتے تھے۔ یہی وہ لوگ تھے جن کے بغیر آپ ایک قدم نہیں جا سکتے تھے۔ اب آپ ان لوگوں کو جھوٹے مقدموں میں پھنسا رہے ہو' جھوٹے مقدموں میں جیلوں میں بند کر رہے ہو۔ یہاں پر لیڈر آف دی ہاؤس بھی بیٹھے ہیں' پارلیمانی وزیر بھی بیٹھے ہیں' ابھی اجلاس یہاں چل رہا ہے آپ اس کو رہا کریں۔

جناب چیئرمین : جی ' راجہ محمد ظفر الحق ۔

راجہ محمد ظفر الحق : جناب چیئرمین! زاہد خان نے جس معاملے کی طرف اشارہ کیا ہے مجھے ان کے واقعات کا پتہ نہیں ہے جو انہوں نے سیاسی باتیں کی ہیں یہ ان کا سیاسی حق ہے۔ کون نکل سکتا تھا' کون نہیں نکل سکتا' آئندہ کون نکلے گا' کون نہیں نکلے گا وہ الگ بات ہے ۔ لیکن یہ کہ ایک جماعت کے رہنما کو گرفتار کیا گیا ہے اس بارے میں' میں انشاء اللہ پتہ کر کے پھر ہاؤس کو آپ کے ذریعے سے آگاہ کروں گا۔

جناب چیئرمین، شکریہ ' جی' کل تک میرا خیال ہے راجہ صاحب بتائیں گے۔

راجہ محمد ظفر الحق، جی کل تک اطلاع مل جائے گی۔

جناب چیئرمین، جی کل تک اطلاع مل جائے گی۔ جی جناب حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، شکریہ' چیئرمین صاحب' بہت مہربانی۔ میرا پوائنٹ آف آڈر پی آئی اے کے بارے میں ہے۔ میں آپ کی توسط سے ایوان میں گزارش کروں گا امید ہے یہ نوٹ بھی فرمائیں گے۔ یہ مسئلہ پی آئی اے کا ہے اس میں تین ہزار ملازمین ہیں جو بیچارے کنٹریکٹ کی بنیاد پر ہیں۔ پی آئی اے والے کہتے ہیں کہ یہ ہمارے نہیں ہیں۔ لیکن ان کو وردی بھی پی آئی اے کی ملتی ہے' کام بھی ایک لڑکے سے دس کا لیتے ہیں ' اگر وہ چھٹی چلا جائے تو اس کی تنخواہ کاٹتے ہیں۔ لیکن اس کو سہولتیں کچھ بھی حاصل نہیں ہیں۔ جناب 3150/= اسسٹنٹ کی تنخواہ ہے ' وہ جو لوڈر ہیں اس کی تنخواہ اٹھارہ سو ہے۔ ابھی آپ چیئرمین صاحب خود اندازہ لگائیں ابھی وزیراعظم صاحب نے پی آئی اے کے چارٹر آف ڈیمانڈ کے مطابق کوئی ایک ارب بیس کروڑ روپیہ ان کو دیا ہے۔ گریڈ ایک سے لے کر چار تک کو کم از کم جون 96 سے arrears ملے ہیں۔ تنخواہ میں بھی چار ہزار روپیہ اضافہ ہوا ہے۔ ایک لاکھ بیس ہزار arrears ایک ایک ملازمکو ملا ہے اور یہ جو بیچارے ہیں ان کی جو تنخواہ بڑھائی ہے وہ بھی صرف ایک ہزار روپیہ۔ جناب اور وہ بھیفروری 1999 سے۔ جناب والا! ان کو کوئی میڈیکل الاؤنس نہیں ملتا' جناب والا ' کوئی حج وغیرہ اور عمرہ کے لئے جیسے ان کو بھیجا جاتا ہے ان کو یہ سہولت بھی میسر نہیں ہے۔ کوئی ان کی تنخواہ میں بھی اضافہ نہیں ہوتا ہے۔ میں نے جیسے پہلے عرض کیا ہے وردی وغیرہ سب پی آئی اے کی طرف سے ہے۔ ہم تو ان میں فرق محسوس نہیں کرتے یہ ایک طریقہ کار نکالا ہے پرائیویٹ لوگوں کو fed-up کرنے کے لئے تاکہ ان کی عمر گل جائے ' یہ بیچارے عارضی طور پر رہیں گے۔ دس سال سے یہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جو بھی حکومت آتی ہے وہ نئے لوگوں کو بھرتی کرتی ہے' پی آئی اے کے جو ملازم ہیں وہ تو مستقل ہو جاتے ہیں یہ under age ہو کر ان کو لیتے ہیں' یہ ریٹائرڈ لوگ بھی نہیں ہیں سب نوجوان لوگ ہیں۔ اب دس دس سال ان کو ہو چکے ہے۔ یہ over age ہو چکے ہیں میری ان سے گزارش ہوگی کہ یہ جو خرکار والا طریقہ ہے ' کب آپ اس ملک سے اس کو ختم کریں گے۔ جیسے وہ ملازمین ہیں ' ویسے ہی یہ ملازمین ہیں۔

ایک لڑکا بیچارہ دس لڑکوں جتنا کام کرتا ہے تو میں آپ کے توسط سے حکومت وقت

سے عرض کروں گا کہ جیسے آپ نے Charter of Demand کے تحت ان کو سہولتیں دی ہیں ۔ اچھی بات ہے۔ آپ نے ایک ارب بیس کروڑ کا اعلان کیا ہے۔ اس سے ملازمین کو فائدہ ہوا ہے۔ یہ اچھی بات ہے تو کیا آپ اس پر توجہ فرمائیں گے کہ یہ جو تین ہزار ملازمین جن میں سے پچیس کا تعلق بلوچستان سے ہے ۔ ان بیچاروں کو بھی دس سال سے permanent کر دیں۔ ان کا بھی کوئی حل نکالیں۔ ان کو بھی وہی سہولتیں دیں جو پی آئی اے کے دوسرے لوگوں کو ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب چار نمبر پہ اس وقت ایک بل ہے۔ اس کو کمیٹی نے approve کیا ہے اور اس میں کوئی amendment نہیں ہے۔ صفدر عباسی صاحب اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ تو یہ مہربانی کریں اور اس کو لے لیں۔

جناب چیئرمین: جی عباسی صاحب آپ چیئرمین ہیں۔ آپ بتائیں۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I am on a point of order.

Mr. Chairman: Yes, Raza Rabbani Sahib.

میاں رضا ربانی: جناب میرے point of order کا تعلق ، آپ کو یاد ہو گا ، کہ جب ہاؤس پہلے دن اس سیشن میں ملا تھا تو اس وقت اپوزیشن نے یہ بات سامنے رکھی تھی کہ نہ قوم کو اور نہ اس ہاؤس کو اعتماد میں لیا گیا۔ نہ لاہور summit سے پہلے اور نہ لاہور summit کے بعد اور اس پر راجہ صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ Monday کو وزیر خارجہ سے بات کر کے دن کا تعین کریں گے۔ لیکن وہ Mondayآیا اور چلا گیا۔ Tuesday بھی آیا اور چلا گیا اور اس دوران جناب چیئرمین! جو باتیں اخبارات کے ذریعے سامنے آئیں۔ ان سے یہ بات اور زیادہ ضروری ہوگئی ہے کہ قوم کو اس مسئلے پر اعتماد میں لیا جائے۔ کیونکہ ایک طرف IMFنے یہ بات کہی ہے کہ پاکستان کا دفاعی بجٹ 7 billionسے کم کیا جائے اور آج ہی Finance Minister کی statementہے کہ ہم-----

Mr. Chairman: So what you are wanting to know

کہ وہ debate کب ہو گی۔

Mian Raza Rabbani: Sir, just give me two minutes.

7 billion سے کم کیا جائے اور آج ہی وزیر خزانہ کی statement ہے کہ ہم IMF کی تمام conditionalities کو پورا کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں اور دوسری طرف ہندوستان نے اپنا Defence Budget increase کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو ایک اور نہایت ہی خطرناک بات سامنے آئی ہے وہ ڈان اخبار کے اندر ایک article ہے جو کلدیپ نیر صاحب نے لکھا ہے۔ انہوں نے یہ بات وہاں پہ کہی ہے کہ میں اس گفتگو کے اندر موجود تھا جس میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے کشمیر کے بٹوارے کی بات کی ہے تو ہم نے ہمیشہ یہ بات سامنے رکھی کہ کوئی ایسا مخفیہ ایجنڈا لاہور میں ضرور طے پایا ہے ۔ جس کا شاید ، راجہ صاحب کو تو چھوڑیں، لیکن وزیر خارجہ کو بھی اس کا علم نہیں ہوگا۔ اسی لئے میں نے اس دن کہا تھا کہ فارن منسٹر کی بجائے پرائم منسٹر سینٹ میں آئیں اور پرائم منسٹر ہاؤس کو اعتماد میں لیں اور ہاؤس کو بتائیں کہ وہ secret summit کے اندر کیا ہوا۔ آج دن تک اس بات کی کوئی واضح طور پر تردید نہیں کی گئی۔ قوم اس بات کا حق رکھتی ہے۔ پارلیمنٹ اس بات کا حق رکھتی ہے کہ اس کو اعتماد میں لیا جائے اور اس کو بتایا جائے کہ summit کے اندر کیا ہوا۔ کیا راجہ صاحب وہ تاریخ یا دن مقرر کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! جیسے اس موضوع کے اوپر بات ہوئی تھی - یہ نہیں کہ سرتاج عزیز صاحب سے ابھی بات کرنی ہے۔ بلکہ جس دن میں نے یہاں بات کی - اسی دن میں نے ان سے مشورہ کر لیا تھا اور اس بارے میں انہوں نے کہا کہ ہم تیار ہیں کہ اس پر کھل کر ایوان میں بحث ہو تا کہ پوری قوم کو پتہ چلے کہ اس کے اندر کیا چیز ہوئی ہے اور کیا چیز نہیں ہوئی۔ اس دن بھی میں نے یہی کہا تھا کہ سرتاج عزیز D-8 کی میٹنگز میں جا رہے ہیں اور وہ واقعی تشریف لے گئے تھے، کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ وزیر خارجہ کو Head of the Government سے پہلے جانا ہوتا ہے۔ تو وہ ڈھاکہ میں ایجنڈا وغیر بنانے کے لئے ان سے پہلے پہنچے۔ اس کے بعد جب وہ واپس تشریف لائیں گے تو پھر اس کی تاریخ بھی مقرر کر لی جائے گی، ہم آپس میں طے کر لیں گے کہ جب ان کو بھی فرصت ہو تو ہم آپس میں یہ طے کر کے بحث کر لیں گے۔

جہاں تک یہ بار بار فرما رہے ہیں کہ وزیر خارجہ بھی وہاں نہیں تھے اور انہیں بھی پتہ

نہیں ہو سکتا، آپ کے بھی علم میں ہے اور میرے دوستوں کو بھی علم ہو گا کہ اسی زمانے میں جبکہ ہندوستان کے وزیراعظم یہاں آئے ہوئے تھے، چین کے وزیر دفاع بھی پاکستان کے اندر اور اسلام آباد کے اندر موجود تھے۔ چین ہمارا وہ دوست ہے جس کی دوستی پر ہمیں فخر اور ناز ہے۔ ان کا یہاں موجود ہونا بھی کوئی coincidence نہیں تھا۔

جناب چیئرمین، نہیں اس کے بعد میرا خیال ہے کوئی legislation ہونی چاہیئے۔

(اس موقع پر کرسی صدارت چوہدری محمد انور بھنڈر نے سنبھالی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق، جناب چیئرمین! میں نے گزارش کی کہ چین کے وزیر دفاع کی یہاں موجودگی کوئی coincidence نہیں تھا، اتفاق کی بات نہیں تھی کہ یہ اتفاقیہ طور پر وہ یہاں پر موجود تھے۔ بلکہ پاکستان نے ہندوستان کے وزیراعظم کے یہاں کے دورے سے پہلے اپنے تمام ہمسایہ اور دوست ممالک سے مشاورت بھی کی تھی اور اس سلسلہ میں آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کی آل پارٹیز حریت کانفرنس کے جو پاکستان میں رہنما ہیں، ان سے بھی وزیراعظم صاحب نے ہماری موجودگی میں مشاورت کی تھی، لہذا اس میں کوئی خفیہ ایجنڈا نہیں ہے، پاکستان کا آج تک کشمیر کے بارے میں جو stand رہا ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ نہ privately نہ publicly، لہذا اس سلسلے میں بلا وجہ اگر کلدیپ نیر نے کوئی مضمون لکھ دیا ہے، کس نیت سے لکھا ہے، کس خیال سے لکھا ہے، اس کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ انڈیا کے ساتھ deal کرتے ہوئے، ہمیں بڑی احتیاط اس لحاظ سے کرنی پڑتی ہے کہ گزشتہ پچاس سال کے عرصہ میں ہندوستان کا رویہ بہت ہی تکلیف دہ رہا ہے اور بسااوقات انہوں نے نہ صرف bilateral meetings میں بلکہ بین الاقوامی فورم کے اوپر بھی اگر انہوں نے کوئی بات کہی ہے تو بعد میں وہ اس سے مکر گئے ہیں اس سے انہوں نے انحراف کیا ہے۔ اس لحاظ سے ہمیں بہت احتیاط کرنی پڑتی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے موقف سے ہٹ جائیں اور سرمُو بھی اس میں کوئی ایسی تفاوت پیدا کریں۔ لہذا جب وزیر خارجہ واپس تشریف لے آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بیٹھ کر بحث کر لیں گے۔

میاں رضا ربانی، لیکن اس وقت تک تو ہاؤس prorogue ہو جائے گا۔

راجہ محمد ظفر الحق: میرا خیال ہے وہ آج ہی تشریف لا رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی رضوی صاحب۔

iii) RE: INTERMEDIATE GIRLS STUDENTS ON HUNGER STRIKES AT KARACHI

جناب مصطفیٰ کمال رضوی: شکریہ جناب چیئرمین! آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ کراچی شہر کے اندر میڈیکل سٹوڈنٹس بچیاں جو داخلے کی خواہشمند تھیں، they have been on hunger strike for the last 22 days Mr. Chairman یہ شہری علاقے کی وہ بچیاں ہیں جو کہ 80% سے زائد marks کے ساتھ اپنے results لے کر آئی تھیں، مگر ایک تو مسئلہ یہ ہے کہ ایسے students کو داخلہ دیا گیا جو کہ 70% نمبر لے کر جعلی ڈومیسائل انہوں نے حاصل کئے ہوئے ہیں اور ان کو داخلے دے دیئے گئے ہیں۔ یہ بچیاں وہ ہیں جو کہ کراچی شہر سے belong کرتی ہیں، سندھ صوبے سے ان کی وابستگی ہے اور جب چیئرمین صاحب! ان بچیوں کو اپنے ہی شہر کے اندر اور اپنے ہی صوبے کے اندر داخلے نہیں ملیں گے اور یہ 22, 22 دن سڑکوں پر hunger strikes کریں گی، جب یہ بچیاں ساری زندگی محنت کر کے ایک ڈومیسائل کی وجہ سے داخلہ ملنے سے محروم رہ جائیں گی، یہ ایک ای process ہے، ایک slow process ہے جو کہ ناانصافیوں کے اندر built کیا جا رہا ہے، سندھ صوبے کے ساتھ، specially کراچی شہر کے ساتھ اور مہاجر عوام کے ساتھ۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ بھی لانا چاہتا ہوں کہ جب لوگوں کو وہاں پہ admissions نہیں ملیں گے، جب ان لوگوں کو وہاں پہ problems آئیں گے تو where would they go? جب اس شہر کی بچیوں کے ساتھ یہ ناانصافیاں ہوں گی تو وہ کہاں جائیں گی تو بارہ بارہ سال کی محنت وہ کہاں لے کے جائیں گی۔

دوسری بات یہ ہے کہ وفاقی حکومت سندھ صوبے کو گورنر رول کے تحت چلا رہی ہے اور یہ بہت تشویشناک بات ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: رضوی صاحب یہ دوسرا مسئلہ ہے۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی: نہیں جناب یہ وہی مسئلہ ہے کہ دیکھیں

humanitarian grounds کی بات اس وقت میں کرنے جا رہا ہوں کہ یہ بچیاں بائیس دن کی بھوک ہڑتال کے بعد بے ہوش ہو رہی ہیں۔ اور جب ان کو جناح ہسپتال میں لے جایا گیا تو Jinnah Hospital refused to give them medical treatment in the hospital. ۔ اور ان کو کسی دوسرے پرائیویٹ ہسپتال میں لے جانا پڑا اور اس کے لیے پرائیویٹ ایمبولینسز ہائر کی گئیں۔

آپ دیکھیں ایک تو بچیاں بھوک ہڑتال کر رہی ہیں اور اس کے باوجود جب وہ بے ہوش ہونے لگیں تو ان کو medical treatment دینے سے انکار کر دیا گیا۔ یہ دیکھیں ناں جناب کہ میں ایک humanitarian grounds کی بات کر رہا ہوں۔ آپ دیکھیں۔

Mr. Presiding Officer : Let the House first come in order please.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی : جہاں پر humanitarian grounds کی بات کی جائے اور اسے بھی نظر انداز کیا جائے تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : خود نہ شروع کیجئے گا۔ I will ask you then you should speak. Yes please.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی : جی thank you Chairman Sahib میں یہ جاننا چاہ رہا تھا کہ جی humanitarian grounds پہ بھی ان بچیوں کو medical treatment deny کی گئی اور صوبے کے اندر remote control سے جو کہ سنٹر چلا رہا ہے وہاں سے ہمارے ایک State Minister صاحب بھی موجود ہیں یہاں پر، کراچی شہر میں رہتے ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ how can such injustices be done to the people of a city which is supporting the rest of the country۔ یہ بچیوں کے ساتھ جب یہ کر رہے ہیں تو کیا کچھ نہ کر رہے ہونگے اس صوبے کے اندر اور ان شہریوں کے اوپر۔ جناب یہ ایک مسلسل torture کا طریقہ کار ہے جو کراچی کے لوگوں کے اوپر مسلط کیا گیا ہے۔ ان کے اوپر یہ سب اس لیے کیا جا رہا ہے کیونکہ انہوں نے ایک political party which is third largest party of this country ان کو support کیا۔ یہ وہی شہری ہیں اور ان کے ساتھ، یہ جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے وہ تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ the third largest political party has been denied representation in the

province اور جو کچھ بھی ہو رہا ہے they want to run everything from Punjab. In other words what we say here is- Punjab is Pakistan اور جتنے لوگ ہیں ہمارے صوبے کے اندر چاہے وہ ANP کے ساتھی ہوں، چاہے پیپلز پارٹی کے ہوں، یا جے ڈبلیو پی کے ہوں everything is being controlled by the Centre. Chairman Sahib, this has to be stopped for the better interest of the country and take your brother along with you and do not deny them human rights which they deserve in the Constitution of the country.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ ضرور جواب دیں گے میں آپ کو تھوڑا سا ٹائم دوں گا۔ پیشتر اس کے کہ آپ جواب دیں صدیقی صاحب میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہتا ہوں۔

رضوی صاحب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ معاملات جو اٹھائے جاتے ہیں بڑے اہم معاملات ہیں جن کی طرف آپ نے نشان دہی کی ہے۔ ہر ایک معاملہ اپنے طور پر حکومت کی توجہ کا محتاج ہے، اس ہاؤس کی توجہ کا محتاج ہے لیکن یہ صورت حال جو ہے، موجودہ صورت میں نہ اس وقت ایجوکیشن وزیر صاحب ہیں، نہ اس وقت Health Minister صاحب ہیں۔ تیسرا general administration کے متعلق تھا ۔ میں صرف ایک نشاندہی کرنا چاہتا ہوں آپ کو اور تمام ممبران کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر اجلاس کے شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے آپ اپنے معاملات کو اٹھانے میں سنجیدہ ہوں تو آپ adjournment motion دیں۔

جب آپ adjournment motion دیں گے اس کا نوٹس وزیر صاحب کو جائے گا۔ وزیر صاحب پابند ہیں اس ہاؤس میں آپ کی adjournment motion کا جواب دینے کے۔ لیکن آج کوئی پابند نہیں ہے۔ اس لیے کہ آپ کی جتنی بھی آواز ہے شاید اخبار تک تو پہنچ جائے لیکن اس کے بعد اس کا کوئی اثر نہیں ہو گا۔ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ adjournment motion آپ کے پاس ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے آپ مؤثر انداز میں اپنی بات کر سکتے ہیں۔ تو اس کو adopt کیجئے، rules کی پاسداری کی ہوگی، قواعد کے مطابق ہو گا، آپ کو باقاعدہ جواب ملے گا، منسٹر صاحب پابند ہوں گے، حاضر بھی رہیں گے۔ Adjournment motion پر کوئی minister غیر حاضر نہیں ہوتا جس کی adjournment motion موجود ہو، وہ خود بھی حاضر ہوتے ہیں، جواب بھی لیتے اور جواب بھی دیتے ہیں۔ اس لئے میں یہ توقع کرتا ہوں کہ

آئندہ آپ ان معاملات پر جو بہت ہی اہم ہیں، adjournment motions move کریں تاکہ موثر جواب آسکے۔ تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر ۔ پچاس سے زیادہ adjournment motions اس وقت سینٹ میں pending ہیں اور جاتے ہیں اور reject ہو جاتی ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ کراچی میں مہینوں سے پانی کا بحران ہے، کراچی میں بجلی کا بحران ہے۔ یہ بچیاں سترہ، سترہ، اٹھارہ، اٹھارہ سال کی وہاں سڑک کے اوپر hunger strike کر رہی ہیں۔ امن و امان کی صورت حال آپ کے سامنے ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ وٹو صاحب یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ یہ بہت ایک urgent مسئلہ ہے جو سینیٹر رضوی نے اٹھایا ہے اور میں ان کی پوری تائید کرتا ہوں and I want to show۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ تاج حیدر صاحب! میں یہ معاملہ چیئرمین صاحب سے discuss کروں گا کیونکہ مجھے جو کچھ یاد ہے اور وٹو صاحب بیٹھے ہیں کہ adjournment motion جب بھی آتی تھی اسی دن لی جاتی تھی، اسی دن translation ہوتا تھا۔

سید تاج حیدر ۔ آپ pending business کے اندر دیکھ لیجیئے۔ دل جلانے کی بات کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں rules کی بات کر رہا ہوں، زمانے چھوڑ بھی دیجیئے۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ جناب چیئرمین صاحب ! زندگیاں rules and regulations کے اندر مت ڈالیں۔ زندگیوں کو human lives ان bureaucratic system کے اندر مت دبائیں۔ چیئرمین صاحب! بعض ایسے issues ہوتے ہیں، ادب کے ساتھ آپ سے میں گزارش کرنا چاہ رہا ہوں، آپ کی اتنی بڑی حکومت یہاں موجود ہے، بیٹھی ہوئی ہے so called چلا رہی ہے۔ Thank you چیئرمین صاحب۔

Mr. Presiding Officer: Now Mr. Haleem Saddiqui. Yes.

Capt. (Retd.) Haleem Ahmad Sidddiqui: Thank you sir. Sir the honourable Senator

نے جو باتیں کہی ہیں اس میں کہاں تک صداقت ہے یہ پوری قوم کو معلوم ہے ۔ کراچی شہر کو

بالخصوص بہت کچھ معلوم ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب یہ coalition partner تھے تو مجبوراً
Federal Government نے گورنر راج لگایا ۔ Law and order آج بہتر ہے یا چار مہینے پہلے
بہتر تھا ' یہ بھی آپ قوم سے پوچھ لیں وہ بتا دیں گے ' کراچی کے شہریوں سے پوچھ لیں بتا
دیں گے۔ جب یہ حکومت میں ہمارے partner تھے ۔ I kept quiet , have patience, why
are they all shouting?

(interruption)

Mr . Presiding Officer: Order please , no interruption , no interruption please.

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی۔ اس لئے کہ امن و امان قائم ہے there is
law and order situation بڑی پریشانی ہے how such blood shed was done sir, یہ دیکھیں
patience, sir, who should not talk and who should talk, you can tell them sir.

Mr. Presiding Officer: Order please, no interruption. Yes.

Capt. (Retd.) Haleem Ahmad Siddiqui: Who is talking. Sir,

بات یہ ہے۔ Sir, میں وہی کہہ رہا ہوں' دیکھ لیں sir۔ اگر آپ دیکھ لیں۔

Mr. Presiding Officer: Order please, order please, yes.

Capt . (Retd .) Haleem Ahmad Siddique: How much patience they have. That's guilt sir .

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, the Law Minister was sitting here.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ یہ آپ کی بھی نہیں تھی' یہ آپ کی بھی نہیں تھی۔
مجھے یاد ہے کہ میں نے یہ point of order----------

Mian Raza Rabbani: Sir, first three seats were always reserved. Sir first four seats were always reserved. There is the seat of the Prime Minister,

there is the seat of the Leader of the House, there is the seat of the Parliamentary Affairs Minister and there is the seat of the Law Minister and after that there is free seating.

Mr. Presiding Officer: I am told that except the Leader of the House, there is no other seat marked. He can speak from that seat, yes.

Capt. (Retd.) Haleem Ahmad Siddiqui: Thank you sir. Sir,
بات یہ ہے کہ جن issues کے اوپر honourable Senator صاحب نے from Sindh بات اٹھائی
ہے تو law and order and other thing that you know sir. جن بچوں اور بچیوں کا ذکر کیا
جا رہا ہے ' definitely, we are concerned لیکن اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ urban
areas کے بچوں کو deny کیا جا رہا ہے اور rural areas کے بچوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔ ایک
criteria set کیا گیا ہے جس کے تحت merits کے بچوں کو medical میں admission دینے
کی بات کی گئی ہے۔ یہ بچیاں ہیں کہ جو کسی وجہ سے they have not come up to this standard. I have been there with them sir and I stood with them till 2.30 and I know, what happened, how they are politicising it. They are all agreeable with
us کہ جی آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ ہم چل کر بات کر رہے ہیں
I have given them assurance, the Governor has given them assurance that on merit we will take them, if there is anything we will review the whole thing. If they can justify that the wrong has been done, we will accommodate. There is no issue other than the politicising this issue and making these poor girls sit on foot path. And these are the politicians who they are doing it.
یہ ان بچوں اور بچیوں کو who have just started their career ان کو آج foot path پہ بٹھا کر ۔
and they are putting them into the most indignified manner that they want them to protest.

حقیقت یہ ہے کہ ان بچوں اور بچیوں کو ہم لوگوں نے admission کے لئے offer کی ہے

that we will look into their cases جو میرٹ پر اتریں گے، اگر ان کے ساتھ کوئی زیادتی

ہوئی ہے۔

We will accommodate them and will definitely give them admission. But we don't follow the system which was set by the previous government

there was no criteria. Hundreds and thousands of کہ پیسے دو اور ایڈمشن لے لو

admissions, that is on record in black and white کہ (سی) گریڈ کے بچے اور بچیاں بھی

لے لی گئی ہیں

on payment of money. We have stopped that practice. But we will definitely accommodate those children who come up to the merit and there is a criteria set in Pakistan that is; this will be the criteria. This will be merit. And if they come to that, they will be given admission. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سید اقبال حیدر۔

iv) TERMINATION OF LABOUR CLASS AND OTHER EMPLOYEES FROM THE GOVERNMENT ORGANIZATIONS UNDER THE UMBRELLA OF "ESSENTIAL SERVICES ACT."

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! میں اس ایوان کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ کل میں نے ٹی وی پر وزیر اعظم نواز شریف صاحب کی recorded تقریر سنی جس میں انہوں نے بڑے دردمندانہ انداز میں یہ کہا کہ اگر ان سے کوئی پوچھے کہ ان کا سب سے بڑا مشن اور عزم کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس ملک سے بیروزگاری کو ختم کرنا میری سب سے اولین ترجیح ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر دکھ ہوا کہ یہ حکومت جس کا یہ خاصہ رہا ہے کہ گزشتہ دو سال میں ان کا کارنامہ سوا دو لاکھ مزدوروں کو بیروز گار کرنا، برطرف کرنا۔ جناب والا! یہ ایک بڑا سنگین رجحان ہے اس حکومت کا، جس پر کہ یہ بڑی شدو مد سے جاری ہیں کہ ملک میں یکے بعد دیگرے

Essential Services Act لگایا ہے - انہوں نے پہلے railway Essential Services Act پر لگایا' پھر پورٹ قاسم پر لگایا' کے پی ٹی پر لگایا' اب پی آئی اے پر بھی لگایا ہے - دیگر بے شمار ادارے ہیں جن پر Essential Services Act لگا کر حکومت اپنی مزدور اور محنت کش دشمن اور غریب دشمن پالیسی پر گامزن ہے -

Mr. Presiding Officer: Let the House be in order first. No consultation, order please.

سید اقبال حیدر - شکریہ جناب چیئرمین! اس مہربانی کا - ایک طرف وزیر اعظم زبانی جمع خرچ کرکے قوم کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا یہ عزم ہے' مشن ہے' اولین ترجیح ہے کہ ملک سے بیروز گاری کا خاتمہ کروں گا۔ دوسری جانب ان کا کارنامہ ہے کہ سوا دو لاکھ سے زیادہ لوگوں کو اس دو سال کے عرصے میں برطرف کیا گیا ہے - تمام بڑے بڑے اداروں پر Essential Services Act لگا کر انہوں نے برطرفیوں کا سلسلہ آج بھی جاری رکھا ہوا ہے -

تیسری بات یہ ہے کہ ان کی معاشی اورصنعتی پالیسی کی وجہ سے ملک کے زیادہ تر کارخانے بند ہوچکے ہیں اور جو کچھ چل رہے ہیں ان میں مزید بند ہونے کا رجحان جاری ہے جس سے بیروزگاری اتنی شدتسے بڑھ رہی ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ محکموں اور ملوں کے ملازمین ' مزدور خودکشی کر رہے ہیں۔ خود کشی کی ہے RTC کے مزدوروں نے اور سب سے زیادہ تعداد میں لوگ خود کشی کرنے پر مجبور ہوئے وہ میرے صوبہ پنجاب میں ہیں' جس میں لوگوں کی زندگی اتنی اجیرن کر دی گئی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ زندہ رہنے سے بہتر ہے کہ مر جائیں۔ تو یہ دوغلی پالیسی ہے ' یہ منافقت ہے - TV پر آ کر جناب والا! بڑی شان سے وزیر اعظم کہتے ہیں کہ بے روزگاری کا خاتمہ کروں گا اور عملی طور پر بے روزگاری بڑھا رہے ہیں۔ لوگوں کی جانوں کا خاتمہ کر رہے ہیں جس کی میں مذمت کرنا چاہتا تھا۔ مجھے یہ بتائیں کہ Essential Services Act لگانے کی آپ کو کیوں ضرورت پیش آ رہی ہے؟

Mr. Presiding Officer: Hussain Shah Rashdi Sahib.

Syed Iqbal Haider: What about the explanation sir.

یہ Essential Services Act کا حکومت سہارا کیوں لے رہی ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب یہ باقاعدہ موشن دیں۔

Mr. Presiding Officer: That is right. I agree.

میاں محمد یٰسین خان وٹو، یہ جو طریقہ ہے کہ ایک point of order پہ جو چاہا کہہ دیا یہ غلط ہے۔ جناب والا خیال فرمائیے کہ point of order اگر اس طرح کا ہو تو اس کا جواب کیسے دیا جائے۔

(interruption)

Mr. Presiding Officer: I endorse the views.

میاں محمد یٰسین خان وٹو، ہم ہر بات کا جواب دینے کو تیار ہیں لیکن-----

(interruption)

میاں رضا ربانی، یہ کہتے ہیں کہ مزدوروں کی بات نہ کریں۔ مزدوروں کو یہ نکال رہے ہیں، چھانٹیاں کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ نہیں۔ اور اس کی جگہ لاکھ لاکھ روپے کے consultants رکھے جا رہے ہیں۔ غریب آدمی کی بات نہ کرو، ہاری کی بات نہ کرو۔

Mr. Presiding Officer: Mian Raza Rabbani Sahib,

مجھے یہ فرمائیے، میں نے پہلے بھی نہایت مؤدبانہ عرض کی تھی کہ اگر مزدوروں سے دوستی ہے، اگر مزدوروں سے ہمدردی ہے تو آپ adjournment motion کیوں نہیں لاتے، آپ resolution کیوں نہیں لاتے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, reject

کیا ہے۔ سر، میں نے دیا ہے۔

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Mian Raza Rabbani Sahib

یہ کونسا طریقہ ہے کہ جب میں بات کروں تو آپ کاٹیں اور آپ بات کرتے جائیں۔ میں نہایت مؤدبانہ آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ Law Minister رہے ہیں، میں آپ سے یہ عرض

کرتا ہوں کہ کچھ رولز کا ، قواعد کا ، ضوابط کا خیال کریں، ہم ان کو understand کریں۔ میں نے عرض کیا ہے کہ میں چیئرمین صاحب سے خود بات کروں گا۔

Let us regulate it. Let us regulate the procedure. Let us advert to the adjournment motion.

Mian Raza Rabbani: Sir, how can we?

Mr. Presiding Officer: Let us follow the rules.

آپ بھی آ جائیں ، میں اور آپ مل کر یہ بات کریں گے۔ اب یہ بات فرمائیے کہ جس وقت جو جی چاہے ، کوئی ممبر بات کرنا شروع کر دے تو پھر کیا ہوگا۔

میاں رضا ربانی: اگر آپ میری بھی بات سن لیں۔ جناب چیئرمین صاحب! پچھلے سیشن میں دس adjournment motions move کئے گئے ۔ دو privilege motions move ہوئے ۔ دس کے دس adjournment motions Chamber میں kill کر کے واپس بھیج دیئے گئے۔ اس سیشن میں ۷ یا ۸ adjournment motions move کئے گئے ، ایک privilege motion پچھلے سیشن میں take up ہو گیا۔ دوسرا Finance Minister سے متعلق تھا۔ Please bear me out.

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں آپ سے بات نہیں کر رہا ہوں، میں رضوی صاحب کو کہہ رہا ہوں کہ وہ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ بھی کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔

میاں رضا ربانی: جناب، ایک privilege motion تھا جس کا تعلق Finance Minister کی assurance سے تھا کہ اگر آپ amendment لائیں گے بل میں defaulters کے نام عیاں کرنے کے لئے، اگر آپ ایکٹ کے اندر amendment لائیں گے تو حکومت اس کو oppose نہیں کرے گی ۔ یہ assurance on the floor of the Senate دی گئی ۔ وہ verbatim لگایا گیا ۔ نیشنل اسمبلی میں پرائیویٹ ممبرز بل move ہوا ۔ پارلیمانی سیکریٹری برائے فنانس نے اس پرائیویٹ ممبرز بل کو oppose کیا ۔ حکومت کی brute majority سے وہ vote out ہوا۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Let the House be in order, let the House listen to you. This is what I want.

میاں رضا ربانی- جناب یہ ایک پریولج موشن میرا بنا - پورے ہاؤس کا بنا - اپوزیشن نے کمبائینڈ اپوزیشن نے ' اے این پی نے دوسرے دوستوں نے سب نے یہ پریولج موشن move کیا - یہ پریولج موشن چیمبر میں kill کیا گیا - سات یا آٹھ ایڈجرنمنٹ موشنز اس سیشن کے سارے کے سارے چیمبر میں kill کئے گئے- پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر raise نہ کریں - تو پھر ہم کہاں جائیں -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - رضا ربانی صاحب ' میں اور آپ مل کر چیئرمین صاحب سے بات کریں گے - حسین شاہ راشدی صاحب -

(مداخلت)

میاں محمد یسین خان وٹو - اب جناب والا ' میں درخواست کروں گا کہ اب اگر ایجنڈے کے مطابق آئیٹمز لے لیں - کافی پوائنٹ آف آرڈرز پر ایک گھنٹے سے باتیں ہو چکی ہیں -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - راشدی صاحب کا last ہے - جی راشدی صاحب -

v) RE: INTERFERENCE OF MIAN SHEHBAZ SHARIF IN THE NATIONAL FOREIGN POLICY MATTERS.

جناب حسین شاہ راشدی- جناب چیئرمین! میں جو پوائنٹ آف آرڈر raise کر رہا ہوں- اس کا تعلق مجموعی طور پر وفاق کے استحکام سے ہے - ہم دیکھ رہے ہیں بلکہ کافی عرصے سے یہ تاثر ابھر رہا ہے کہ پاکستان کی جو وفاقی اکائیاں ہیں- اس میں ایک اکائی کو خصوصاً اہمیت دی جا رہی ہے - اور دوسری اکائیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا جا رہا ہے- ہم نے یہ بھی دیکھا کہ وزیر اعظم صاحب کے برادر کوچک جناب شہباز شریف صاحب کافی عرصے سے وفاقی حکومت کے دیگر معاملات کے علاوہ فارن پالیسی میں بھی مخل رہے ہیں - اس سے قبل وہ واشنگٹن اور امریکہ کے

دوسرے شہروں میں گئے اور انہوں نے جا کر اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے آفیشلز سے بات کی بحیثیت وزیراعظم صاحب کے نمائندے کے ۔ جس کا علم نہ تو وزیر خارجہ کو تھا اور نہ وزارت خارجہ کو۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ جناب گوہر ایوب صاحب کی خود داری نے یہ برداشت نہ کیا کہ وہ مزید وزیر خارجہ رہیں لہذا انہوں نے وہاں سے اپنی جان چھڑائی ۔ ایک خبر ڈان ۲۷ فروری میں پہلے صفحے پر شائع ہوئی ہے ۔ جو میں چاہتا تھا کہ فوری طور پر اس ہاؤس کو اس کے متعلق متوجہ کروں ۔ مگر میرا خیال تھا کہ شاید اس کے متعلق کوئی تردید آئے ۔ اور یہ معاملہ ویسے ہی دب جائے ۔ مگر چونکہ اس کی تردید نہیں آئی ہے ۔ لہذا بادل نخواستہ میں اس ایوان کا وقت لے رہا ہوں ۔ جناب عالی ' یہ خبر ہے کہ Punjab CM to seek FBI help on terrorism. اچھا' اب اس میں خبر لمبی ہے مگر میں وقت نہیں لوں گا ۔ مگر اس کے چند اہم مندرجات میں ریکارڈ پر ضرور لاؤں گا ۔ ایک تو یہ ہے کہ Punjab Chief Minister Shahbaz Sharif will seek FBI and New York Police advice to combat urban terrorism and crime when he visits the USA number one. Number two, Mr. Sharif will also seek investment from the USA, in Punjab and will be accompanied by the Chief of Investment Board of Punjab, the Ambassador says, تیسری بات یہ ہے کہ he has timed it to include a visit to California where he would attend meetings of some potential investers in the Soft ware field اور یہ خبر بھی آ رہی ہے کہ آجکل ان کا ذہنی رجحان سافٹ ویئر کی طرف بھی جا رہا ہے ۔ اور چوتھا نکتہ یہ ہے کہ in the World Bank he will call on the Acting President and other senior officials اور جناب عالی! اگر وہ جا رہے تھے تو یہ اعلان پنجاب کی حکومت بھی کر سکتی تھی ، یہ خود بھی کہہ سکتے تھے ۔ مگر برادر کوچک نے اس کو کسرشان سمجھا اور ان کے اس دورے کا اعلان اور کسی شخص نے نہیں کیا ہے بلکہ واشنگٹن میں پاکستان کے سفیر جناب ریاض کھوکھر نے کیا ہے اور اخبار کو انہوں نے یہ پروگرام دیا ہے ۔ جناب چیئرمین ! یہ چیز بڑی افسوسناک ہے ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کچھ عرصے سے اسلام آباد کو بھی نظر انداز کیا جارہا ہے اور ایک تاثر ابھر رہا ہے کہ لاہور عملی طور پر اب پاکستان کا دارالخلافہ بن چکا ہے یا رائے ونڈ دارالخلافہ بن چکا ہے ۔ اب وزیر اعظم صاحب ہر ہفتے اگر کوئی کھلی کچہری لگاتے ہیں تو وہ بھی رائے ونڈ میں اور اپنے ماڈل ٹاؤن کے گھر میں لگاتے ہیں اور کسی صوبے پر ان کی نظر عنایت نہیں پڑتی ۔ پھر سعودی عرب

کے شہزادے تشریف لائے تو ان کو بھی وہیں لے گئے ; اسلام آباد ان کو آنے نہیں دیا گیا ۔ اس طرح رائے ونڈ کی اہمیت بڑھائی جارہی تھی ۔ اب واجپائی صاحب تشریف لائے تو ان کو بھی انہوں نے لاہور میں رکھا ۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ واہگہ بارڈر وہاں ہے مگر اس میں کیا حرج تھا کہ ان سے ملاقاتیں اسلام آباد میں کرتے ' ہیلی کاپٹر پر ان کو لے آتے ' ان کو کسی پرائیویٹ جہاز میں لاتے ' ایک گھنٹے میں آتے ' یہاں باتیں کرکے وہ چلے جاتے ۔ وہ one to one meetings جو اسلام آباد میں بھی ہو سکتی تھیں ' وہ one to one meetings نواز شریف صاحب اور واجپائی صاحب کی تھیں وہ کوئی صدر کلنٹن اور مونیکا لیونسکی کی one to one ملاقات تو نہیں تھی کہ جو لاہور میں ہونی چاہئیے تھی ۔ ان کو یہاں اسلام آباد لا سکتے تھے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس تاثر کو زائل کرنا چاہیے اور یہ وفاق کے لئے بڑی خطر ناک چیز ہے ۔ جہاں تک صوبائی خود مختاری کا تعلق ہے ' میں ذاتی طور پر اس چیز کا حامی ہوں کہ صوبوں کو زیادہ سے زیادہ خود مختاری دی جائے اور foreign trade بھی اگر صوبوں کو دی جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اگر پنجاب کے چیف منسٹر foreign trade کے لئے کسی باہر کے ملک کے ساتھ بات کرتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر یہ اختیار صوبہ سندھ اور دوسرے صوبوں کو بھی ملنا چاہیے ۔ شکریہ جناب چیئرمین ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ راجہ صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین ! جناب راشدی صاحب کی باتیں ہمیشہ بہت دلچسپ ہوتی ہیںلیکن آج ان میں ذرا substance نہیں تھا ۔ انہوں نے فرمایا کہ جب واجپائی آیا تو اس کو بجائے لاہور کے اسلام آباد لانا چاہیے تھا کیونکہ اسلام آباد دارالخلافہ ہے ۔ انہیں خوب یاد ہوگا کہ جب شملہ معاہدہ ہوا تھا تو وہ دلی میں نہیں ہوا تھا شملہ میں ہی ہوا تھا ۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں ۔ آج تک اس کو own بھی کر رہے ہیں ' پاکستان بھی own کر رہا ہے ۔ جب کوئی چیف منسٹر ملک سے باہر جاتا ہے تو اس کا اہتمام ' انتظام اور اس سے پہلے جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ وزارت خارجہ کے ذریعے سے ہی ہوتا ہے ۔ ابھی چند دن پہلے صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ کینیا اور دوسرے ممالک تشریف لے گئے تھے ' ایک تو کینیا میں جو چائے کے باغات ہیں ' صوبہ سرحد میں بھی ایسی heights موجود ہیں ' ایسا موسم موجود ہے جہاں چائے کی کاشت بڑے اچھے طریقے

سے ہو سکتی ہے ، تو وہ ایک تو ان کے ساتھ معاہدہ کرنے گئے تھے پرائیویٹ سیکٹر میں ، پھر دوسرے جو اردگرد کے ممالک ہیں ان کے لوگوں سے بھی ملے جو پرائیویٹ entrepreneur ہیں کہ وہ صوبہ سرحد کے اندر سرمایہ کاری کریں ۔لہذا یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے کہ اگر کوئی چیف منسٹر جائے ، اور یقین کیجئیے اگر کسی صوبے کا بھی چیف منسٹر باہر کسی کے ساتھ ملاقات کرنے جائے یا کوئی investment لانا چاہے تو مرکزی حکومت اس کے لئے تمام سہولتیں پیدا کرتی ہے ۔

Mr. Presiding Officer: Now we take up the agenda. Item No. 3. Yes, Minister for Food and Agriculture.

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جناب میں ذرا ریکارڈ کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں ۔میرے دوست سینیٹر رضا ربانی صاحب اپنی روانی میں کہہ گئے کہ یہ تو ہاریوں کو بھی بے دخل کر رہے ہیں ۔جناب یہ ریکارڈ کی بات ہے ، ہر صوبے کے ریونیو ریکارڈ میں موجود ہے کہ جن ہاریوں کو ، جن بے زمین کسان بھائیوں کو ہمارے دور حکومت میں زمین ملی تھی ان کے دور حکومت میں چھین لی گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے اقتدار میں آنے کے بعد وہ سلسلہ شروع کر دیا اور ہزاروں نہیں لاکھوں کسانوں کو وزیراعظم پاکستان میاںمحمد نواز شریف نے اپنے ہاتھ سے مالکانہ حقوق دیئے ہیں۔ اس لئے حقائق کو مسخ نہ کیجئیے ، ویسے غصہ ہے تو ہم پر نکالیے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب صفدر عباسی صاحب ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! میں بڑی معذرت کے ساتھ ، میاں عبدالستار لالیکا صاحب سے بڑی معذرت کے ساتھ یہ کہوں گا ۔ لالیکا صاحب میرے بڑے بھائی ہیں ۔میاں نواز شریف کا جو یہ زمینوں کا بٹوارہ ہے ۔ یہ سندھ کے اندر اتنا بڑا سیکنڈل ہے ، اتنا بڑا سیکنڈل ہے ، جس کا میں بتا ہی نہیں سکتا ۔ جناب والا! زمین کوئی ہے ہی نہیں اور وہ تقسیم کئے چلے جا رہے ہیں ۔جناب! وہ دریا کچے کا علاقہ ہے ۔ میں سوچتا ہوں کہ جناب لالیکا اس سے واقف ہیں کہ نہیں۔ جناب! کچے کا جو علاقہ ہوتا ہے ۔ جناب !وہ زمین mark نہیں ہوتی ۔ وہ دریا اپنا رخ change کرتا ہے ۔ کبھی دریا کا بھاؤ right bank کی طرف نکل پڑتا ہے اور کبھی left bank کی طرف نکل پڑتا ہے ۔اب میاں صاحب وہ زمینیں الاٹ کر دیتے ہیں لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ سال کے بعد وہ

دریا اس زمین پر آ گیا ہے - وہ دوسری طرف الاٹ کرتے ہیں - پتا لگتا ہے کہ دریا اپنا بہاؤ change کر کے اس پر چلا گیا ہے -جناب ! دوسرا جو سب سے بڑا سیکنڈل ہے ، جو زمینیں وہ بانٹ رہے ہیں - وہاں پر تو پانی نہیں ہے اور وہاں پر کسی کو الاٹ کی گئی زمین کو چھیننے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - یہ پاکستان میں genuine problems ہیں اگر اس ملک کے اندر ہوئے - جہاں ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی زمین surrender کی ، وہ 1972 کے پلیٹ فارم سے جس کا کوئی ثانی نہیں ہے-

(interruption)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی- جناب والا! میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ مہربانی فرما کر اس زمین کے بٹوارے کو مت اٹھائیں - جناب! مت اٹھائیں - یہ بہت بڑا سیکنڈل ہے -

میاں عبدالستار لالیکا- جناب والا! ان کی KDA ہزاروں ایکڑ کی بن سکتی ہے اگر وہ غریب کسان کو مل جائے تو یہ کہتے ہیں کہ وہ نہیں ہے - ان کی KDA وہاں پچاس سال سے قائم ہے -

Mr. Presiding Officer: Yes Mian sahib. No more point of order-

Mian Muhammad Yasin Khan Watto: Sir I beg to move that the bill further to amend the Companies Ordinance, 1984 [The Companies (Amendment) Bill, 1997] as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: No, no more point of order please. The motion moved is that the Bill further to amend the Companies Ordinance, 1984. [The Companies (Amendment) Bill, 1997] as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

میاں صاحب کیا بل ہیں فرمائیے-

میاں رضا ربانی- کل کرلیں گے -

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ ٹھیک ہے جناب کل کر لیں گے۔

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for tomorrow to meet at 10 a.m.

[The House was then adjourned to meet again at 10 O'clock in the morning on Thursday, March 4, 1999.]